الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۴

گزشتہ صرف ایک سال میں ۴ مزید ممالک میں احمدیت کا نفوذ

۲۲۰۱ نئی جماعتوں کا قیام، ۱۱۷ نئی مساجد کی تعمیر

۱۰۵۰ بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت مل گئیں

فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں ۷ لاکھ ۳۵ ہزار ۳۸ نئے افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات اور اس کی نصرت و تائید کے واقعات کا نہایت روح پرور ایمان افروز تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

(قسط اول)

۲۷ جولائی بروز ہفتہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے، تیسرے اجلاس کا آغاز سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب آف بنگلہ دیش نے کی اور اس کا ترجمہ محمد الیاس منیر صاحب (سابق اسیر راہ مولیٰ) نے پڑھا۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے عزیزم محمد الیاس منیر صاحب کو اپنے پاس کھڑا کر کے فرمایا، جو اسیران راہ مولا ساہیوال کے نام سے مشہور ہیں ان کے یہ سردار تھے، خدا کے فضل سے۔ اور جب ان کی گردنوں پر پھانسی کا شکنجہ کس دیا گیا اور اطلاع ملی کہ اب کوئی نجات کی راہ دکھائی نہیں دیتی اور حکومت تلی بیٹھی ہے کہ ان کو ضرور پھانسی دے گی۔ اس وقت میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ الیاس منیر کو میں ایک کھلی شاداب جگہ میں جہاں درختوں کے سائے ہیں بڑی محبت سے مل رہا ہوں۔ میں نے اس پر اسی وقت اعلان کیا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ اب یہ اسیران راہ مولا آزاد ہو کر ہمیں ملیں گے اور اس وقت کسی کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ جب اسیران راہ مولا کا ایک گروہ جس میں چار اسیران تھے دو سال پہلے یہاں مجھ سے ملے۔ ان سب سے میں گلے لگا تھا اور الیاس منیر کی باری میں نے رکھ چھوڑی تھی۔ اگرچہ بارہا جرمنی جانے کا موقعہ ملا مگر مجھے رؤیا میں تصور دکھایا گیا تھا وہ ایک ہی جگہ تھی اس لئے باوجود ان خبروں کے کہ ان کو یہاں آنے کا ویزہ نہیں مل سکتا۔ ہر کوشش ناکام ہو گئی ہے میں ان کا انتظار کرتا رہا کہ یہاں آئیں تو ان کا قرض اتاروں گا۔ اب میں اس کو گلے لگاتا ہوں اور اللہ کے اس انعام کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے بہت پہلے مجھے یہ خوش خبری دی تھی آج سارا زمانہ دیکھ رہا ہے کہ اللہ کی وہ بات پوری ہوئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے پھر عزیزم الیاس منیر صاحب کو دیر تک گلے لگائے رکھا۔ یہ بہت رقت آمیز منظر تھا۔ حضور نے ان کی پیشانی پر بوسہ بھی دیا۔ بعدازاں چوہدری محمد الیاس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار پڑھے۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

خدا کی طرف بلانے کا لازماً یہ مطلب ہے کہ نیک کاموں کی طرف بلایا جائے۔

یأمرون بالمعروف ایک عام نیکی کا حکم ہے جسے جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۹ اگست ۱۹۹۶ء)

لندن (۹ اگست) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۵ کے حوالہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل عالمگیر رابطہ کے علاوہ احباب جماعت کے لئے تعلیم و تربیت کا ایک انمول ذریعہ ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر روز پروگرام "ملاقات" میں تشریف لاتے ہیں۔ ان مجالس میں ترجمۃ القرآن، ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی سلسلہ وار کلاسوں کے علاوہ اردو اور انگریزی زبان میں سوال و جواب کی مجالس اور ایک روز بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ یہ سب مجالس اپنے اپنے مخصوص انداز میں تعلیم و تربیت کا ایک نادر ذریعہ ہیں۔ ان مواقع سے سب احباب کو پورے اہتمام کے ساتھ استفادہ کرنا چاہئے اور ان معارف سے جو حضور انور بیان فرماتے ہیں اپنی جھولیاں خوب خوب بھرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○○○ — ○○○

ہفتہ، ۳ اگست ۱۹۹۶ء.

حسب معمول آج ناصرات و اطفال کی کلاس منعقد ہوئی۔ آج اس پروگرام میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کرنے کے لئے مختلف ممالک سے آنے والے بچوں اور بچیوں نے شرکت کی۔ بچوں نے مختلف پروگرام پیش کئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ارشادات و ہدایات سے نوازا۔

اتوار، ۴ اگست ۱۹۹۶ء.

آج جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مختلف ممالک کے انگریزی دان احباب نے اس مجلس میں شرکت کی اور درج ذیل سوالات پوچھے جن کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے:۔

☆ بہت سے عالمی ادارے یہ چرچا بڑے زور سے کر رہے ہیں کہ ساری دنیا میں آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے کیا اس بات میں کوئی حقیقت ہے۔ نیز فیملی پلاننگ کے بارہ میں اسلام کی کیا تعلیم ہے اور کیا فیملی پلاننگ کا مشورہ آیت قرآنی "الا تجوع فیہا ولا تعریٰ" سے مطابقت رکھتا ہے؟

☆ بالخصوص ترقی پذیر ممالک کے حوالہ سے یہ سوال ہے کہ وہاں پر رواداری اور امن کا قیام کس طریق پر کیا جا سکتا ہے؟

☆ مغربی ممالک کے سکولوں میں طلبہ کے لئے Exchange کے پروگرام بنائے جاتے ہیں جن کے اچھے اور برے اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ حضور انور کا اس بارہ میں کیا مشورہ ہے؟

☆ ایفرو کریبین علاقوں میں لوگ قدرتی طور پر اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس بارہ میں حضور انور کا تبصرہ اور اظہار خیال!

☆ کیا ہماری کائنات کے دیگر سیاروں میں باشعور مخلوق (Intelligent Life) کا امکان موجود ہے؟

☆ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو اس موقعہ پر آپ کے مخالفین کا کیا ردعمل تھا؟

☆ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چاند گرہن کا حاملہ خواتین پر برا اثر ہوتا ہے اور پیدا ہونے والے بچوں میں خلقی نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ خیال درست ہے؟

☆ دیوالی اور ہولی کے موقعہ پر جب ہندو دوست احمدیوں کو اپنی تقاریب میں بلائیں اور کھانا وغیرہ پیش کریں تو کیا مشرکین کے تیار کردہ کھانے کا استعمال کرنا درست ہوگا؟

☆ حضرت عثمان دان فودیو کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جب مغربی افریقہ میں اپنی تحریک کا آغاز کیا تو جنوب کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے انہوں نے طاقت کا استعمال کیا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

☆ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانوی حکومت کے زیر اثر قائم ہوئی اور برطانوی حکومت کی تائید سے ہی پھیلی ہے۔ اس بات میں کہاں تک صداقت ہے؟

سوموار، منگل۔ ۵، ۶ اگست ۱۹۹۶ء.

ان دنوں میں ترجمۃ القرآن کی علی الترتیب ۳۴ ویں اور ۳۵ ویں کلاسز منعقد ہوئیں جن میں حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۲۶ تا ۴۰ اور آیات ۴۱ تا ۵۲ کا ترجمہ پڑھایا اور تفسیری نکات کی وضاحت فرمائی۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

(قسط اول)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مبارک دن آگیا جس دن میں اللہ کے فضلوں کا منادی بن کر آپ کے سامنے آتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں ان فضلوں کا منادی بن کر آتا ہوں جن کے وعدے حضرت محمدؐ رسول اللہ کی پیش گوئیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمائے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اعداد وشمار سے بھرپور خطاب ہوا کرتا ہے لیکن چونکہ بہت سے افراد اعداد وشمار کی زبان کو فوری طور پر جذب نہیں کر سکتے اس لئے بیچ میں دلآویز ایمان افروز واقعات بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

حضور نے فرمایا کہ ہر سال اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو نئے ممالک عطا فرما رہا ہے اور یہ تعداد امسال ۱۴۸ سے بڑھ کر ۱۵۲ ہو چکی ہے۔ یعنی گزشتہ ایک سال میں خدا تعالیٰ نے ہمیں مزید ۴ ممالک عطا فرمائے ہیں۔ اور گزشتہ بارہ سال کے عرصہ میں جو میری پاکستان سے ہجرت کا دور ہے اللہ تعالیٰ نے ۶۱ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

امسال نئے ممالک میں El Salvador ,Kyrghystan, Slovenia, Bosnia شامل ہیں۔ سلوانیا مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے جہاں جرمنی کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ حضور نے بتایا کہ بوزنیا میں بشدت مخالفت کا بھی آغاز ہو چکا ہے اور تیل کی کمائی کے ممالک اس میدان میں کود گئے ہیں۔ جب تک ان کو عیسائیت سے اور دہریت سے اور اشتراکیت سے خطرہ تھا اس وقت تک ان تیل سے امیر ہوئے ممالک کو ان کے اسلام کے متعلق کوئی خطرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جب جماعت احمدیہ کے ذریعہ ان کو حقیقی اسلام سے روشناسی ہوئی تو اچانک یہ سارے ممالک گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور وہاں وفد پر وفد اور ڈالر پر ڈالر بھجوائے جا رہے ہیں اور اعلان کروائے جا رہے ہیں کہ جو کچھ مرضی ہو جاؤ احمدی بالکل نہیں ہونا۔ مگر ان کی بات کون سنتا ہے۔ جب آسمان سے خدا کہہ رہا ہے کہ احمدی ہو جاؤ تو یہ کون ہیں کہنے والے کہ احمدی نہ ہو۔ چنانچہ ان کی مخالفت کے باوجود وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ امریکہ مشن کے ذریعہ Peru میں بھی کامیابیوں کا آغاز ہوا ہے۔

نئی جماعتوں کا قیام

حضور نے بتایا کہ امسال ۲۲۰۱ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے ۱۸۴۲ مقامات پر پوری طرح نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔ باقاعدہ چندوں کے نظام میں وہ شامل ہیں۔ اپریل ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک یعنی دور ہجرت میں پاکستان کے علاوہ جماعتوں کی تعداد میں خدا کے فضل سے ۷۴۵۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سرفہرست سیرالیون ہے، پھر بورکینافاسو، پھر غانا، پھر زائر اور پھر سینیگال۔ اور سینیگال کے جو ممبران پارلیمنٹ یہاں تشریف لائے ہیں ان میں پانچ ممبر اسمبلی ہیں۔

حضور نے نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ایک مبلغ کی کار تبلیغی سفر کے دوران خراب ہو گئی۔ انہوں نے وہیں عصر کی نماز ادا کی اور دعا کی۔ اس دوران گاؤں کے لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ انہیں اپنا تعارف کروایا اور تبلیغ کی اور وہاں وہ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ اسی طرح ایک معلم کو اور اس کے ساتھیوں کو بعض لوگ باغی کے طور پر ظاہر کر کے فوجیوں کے پاس لے گئے۔ انہوں نے ان کے چہرے دیکھ کر کہا کہ یہ تو باغی نہیں لگتے۔ ان سے تفصیلی تعارف ہوا اور مختصر سی تبلیغی نشست کے بعد اس فوجی دستے کے کمانڈر اور اس کے کئی ساتھی احمدیت میں شامل ہو گئے۔ حضور نے گنی بساؤ کے بعض ایمان افروز واقعات بھی بتائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو ذلیل کیا اور احمدیت کے حق میں تبدیلی فرمائی۔

مساجد کی تعداد میں اضافہ

حضور نے معاندین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہماری مسجدیں برباد کرتے ہیں، مسجدوں پر حملہ اور مسجدوں کی مسماری ان کا پیشہ بن گیا ہے۔ مگر اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اتنی مسجدیں عطا فرما رہا ہے کہ جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کریں حقیقت میں شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ امسال ۱۱۷ نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کے علاوہ نومبایعین کے ساتھ جو مساجد ملی ہیں وہ ۱۰۵۰ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جب سے میں پاکستان سے باہر آیا ہوں وہاں جو مسجدوں کا نقصان ہوا اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ ہمیں ۴۱۳۰ مساجد عطا فرما چکا ہے۔ بنی بنائی مساجد جو عطا ہوئی ہیں ان کی تعداد ۳۴۲۷ ہے۔

نئے تبلیغی مراکز

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب افریقہ کے ممالک میں ہمارے ۲۵۱ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں ہجرت کے سال تک ان کی تعداد ۱۰۳ تھی۔ یورپ میں بھی ان کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بوزنیا میں بھی اللہ کے فضل سے مرکز کے قیام کے لئے جگہ مل چکی ہے۔ البانیہ میں دو جگہ زمین خرید لی گئی ہے۔ اس موقعہ پر حضور نے بتایا کہ اب جبکہ البانیہ میں کثرت سے بیعتیں ہوئی ہیں تو پرانے احمدی بھی دریافت ہوئے ہیں۔ حضور نے اس موقعہ پر البانیہ کے ابتدائی مبلغ حضرت مولوی محمد دین صاحب کی ایک تصویر دکھائی جس میں آپ کے ساتھ چار اور دوست بھی ہیں۔ ان میں سے ایک مکرم عثمان کلایا صاحب ہیں جو اس وقت سٹیج پر موجود ہیں۔ حضور نے انہیں اپنے پاس بلایا اور پھر انہوں نے انگریزی میں بڑے پرجوش طریق پر مختصر خطاب کیا۔ ان کی عمر اس وقت ۹۵ سال ہے۔ عثمان صاحب ۱۹۲۶ء یا ۱۹۲۷ء میں جب کہ وہ ۲۲، ۲۳ سال کے تھے حضرت عبدالرحیم صاحب نیرؓ کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ پھر ۱۹۳۴/۳۵ء میں حضرت مولوی محمد دین صاحب کے ذریعہ ان کا رابطہ اور مضبوط ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کو خوشخبری دی تھی کہ وہ دور آئے گا جب البانیہ کی بنی بنائی مسجدیں احمدیت کو ملیں گی اور خدا نے ان کو زندہ رکھا اور اب وہ دور آ گیا ہے جب یہ بات پوری ہو رہی ہے۔ اسی تصویر میں ایک چھوٹے بچے بہرم پریزا صاحب ہیں جو اب ڈاکٹر بہرام پریزا ہیں۔ حضور نے انہیں بھی اپنے پاس بلایا۔ پھر البانیہ سے آئے ہوئے ایک امام مسجد نے ڈائس پر آ کر خطاب کیا۔ اور کہا کہ ہم سب کوشش کریں گے کہ احمدیت کا پیغام ہماری نسلوں میں بھی جاری رہے۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پیغام کو قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ انہوں نے اپنے بچوں اور عزیزوں کی طرف سے بھی سب حاضرین کو سلام پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔ اس وفد کے بعض دیگر ممبران کا بھی مختصر تعارف کروایا گیا۔

حضور نے فرمایا امریکہ میں ان مراکز کی تعداد ۲۹ ہو گئی ہے۔ کینیڈا میں بڑے وسیع مراکز عطا ہوئے ہیں۔ جمیکا میں دعوت الی اللہ کا مرکز عطا ہوا ہے۔ ایشیائی ممالک میں ان کی تعداد ۲۰۸ ہو چکی ہے۔ حضور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد ۵۶۰ ہو چکی ہے جبکہ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد صرف ۲۸۷ تھی۔

مرکزی مبلغین و معلّمین

حضور انور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکزی مربیان کی تعداد اس وقت ۸۹۱ ہے جبکہ بارہ سال پہلے یہ تعداد صرف ۳۶۶ تھی۔

نئے احمدیوں کی تعداد

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال نئے احمدیوں کی تعداد ۸ لاکھ سے کچھ زیادہ تھی۔ میں نے اعلان کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ کے علم میں ہوا کہ ہم نئے آنے والوں کو سنبھال سکیں تو اللہ تعالیٰ یہ تعداد دگنی کر دے گا۔ اگر توفیق نہیں تو اس میں امر الٰہی کا بھی دخل ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ تعداد دگنی کیوں نہ ہوئی۔

حضور نے فرمایا گزشتہ سال جب ۸ لاکھ نئے احمدیوں کا اعلان کیا گیا تو مخالفوں نے اسے ہمارا جھوٹ قرار دیا۔ اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں ۱۶ لاکھ نئے احمدیوں کا سچ عطا فرما دیا ہے۔

اس پر جلسہ گاہ میں موجود احمدی احباب نے جوش و مسرت سے زبردست نعرے بلند کئے۔ جلسہ گاہ کا ماحول کئی منٹ تک والہانہ اسلامی نعروں سے گونجتا رہا۔ آخر حضور نے اشارے سے احباب کو روکا اور فرمایا، جب مجھے اس سال ۱۶ لاکھ دو ہزار احمدیوں کی خبر ملی تو میرا دل چاہا کہ کوئی مخالف اٹھ کر کہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ تاکہ اگلے سال اللہ تعالیٰ ۳۲ لاکھ عطا کر دے۔

حضور نے فرمایا افریقہ میں اس سال ۱۰ لاکھ احمدی ہوئے۔ اس پر افریقن نمائندگان نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ افریقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد احمدی ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں اور مولوی جھوٹے ہیں۔

حضور نے فرمایا اب تو ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے تعجب انگیز خبریں لے کر آئے گا۔

فرانسیسی بولنے والے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ جو خبریں عطا کرتا ہے ان کو پورا کرنے کے شواہد بھی خود مہیا فرما دیتا ہے۔ تین سال قبل فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں احمدیت پھیلنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رؤیا کے ذریعہ خبر دی تھی۔ اس رؤیا سے پہلے چار سالوں میں ان علاقوں میں صرف ۵۳ ہزار ۴۷۶ افراد احمدی ہوئے تھے۔ اس رؤیا کے اگلے سال (۱۹۹۴ء میں) یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ ۶۲ ہزار ۲۲۷ ہو گئی اور پھر اس سے اگلے سال (۱۹۹۵ء میں) تعداد مزید بڑھ کر ۳ لاکھ ۸۸ ہزار ۹۳۳ ہو گئی اور اب سال ۱۹۹۶ء میں اس تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور اس سال فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں احمدی ہونے والوں کی تعداد ۷ لاکھ ۳۵ ہزار ۳۸ افراد ہے۔ گویا کہ اس رؤیا کے بعد سے اب تک ۱۳ لاکھ ۴ ہزار ۱۹۸ بیعتیں فرانسیسی زبان بولنے والے علاقوں (جن کو فرینکوفون کہا جاتا ہے) میں ہو چکی ہیں۔ حضور نے آئیوری کوسٹ اور بورکینافاسو کی تبلیغی مہمات کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

سینی گال میں احمدیت کی شاندار ترقی

حضور نے فرمایا ڈاکار، سینیگال کے دارالحکومت کا نام ہے۔ کسی وقت اس ملک کا نام مالی تھا۔ مالی اور سینیگال کی متحدہ حکومت بےحد امیر تھی۔ پھر مالی الگ ہو گیا تو اس کی اہمیت کچھ نہ رہی۔ متحدہ ممالک کی صورت میں ٹمبکٹو ان کا دارالحکومت تھا۔ اب سینیگال بہت اہمیت کا ملک ہے۔

حضور نے فرمایا ایک رات، (۱۹۹۲ء میں) ساری رات مسلسل میرے منہ پر ڈاکار، ڈاکار کا لفظ جاری ہوا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات تھی۔ صبح اٹھ کر پتہ کروایا تو پتہ چلا کہ ڈاکار سینی گال کے دارالحکومت کا نام ہے۔ چنانچہ ڈاکار کی طرف توجہ دی گئی۔ اس وقت وہاں پر احمدیوں کی تعداد صرف ۵ ہزار ۲۳۰ تھی۔ اس کے بعد تین سالوں میں سینی گال میں ۳ لاکھ ۱۱ ہزار احمدیوں کا اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت اس جلسہ میں ۵ احمدی ارکان پارلیمنٹ بھی موجود ہیں۔ جن میں ایک ڈپٹی سپیکر ہیں۔ حضور نے ڈپٹی سپیکر صاحب کو بلایا جنہوں نے فرانسیسی زبان میں تقریر کی اور کہا کہ گزشتہ سال سینیگال میں صرف ۴ ممبران پارلیمنٹ احمدی تھے آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۸ ممبران پارلیمنٹ احمدی ہیں۔ جن کے پاس اعلیٰ عہدے بھی ہیں۔ ان میں سے (ڈپٹی سپیکر کے علاوہ) تین احمدی

اسمبلی میں سیکرٹریز ہیں، ۸ ممبران پارلیمنٹ کے اسمبلی ہاؤس میں دفاتر ہیں۔

ڈپٹی سپیکر صاحب نے اظہار فرمایا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضور ہمارے پاس تشریف لائیں اور سارا سینیگال احمدی ہو جائے۔

سیرالیون اور غانا میں احمدیت کی کامیابیاں

حضور انور نے سیرالیون کے امیر و مشنری انچارج صاحب کو بلایا جنہوں نے بتایا کہ اس سال سیرالیون کی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۶۰ ہزار رہی ہے۔

حضور نے فرمایا غانا ایک بہت ہی پیارا ملک ہے۔ حضور نے غانین احمدیوں کے اخلاص اور محبت اور وفا کا بہت پیار سے ذکر فرمایا۔ یہاں پر اس سال ہونے والی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۲۶ ہزار ہے۔ اس کے بعد حضور نے غانا کے تین پیراماؤنٹ چیفس کو مائیک پر بلایا جنہوں نے مختصر تقاریر کیں۔ ایک چیف نے بتایا کہ میں ۷۰ دیہات کا مالک ہوں جن میں سے ۵۰ احمدی ہو چکے ہیں۔ یہ خود ۱۹۹۳ء میں احمدی ہوئے تھے۔ ایک اور پیراماؤنٹ چیف بیولانا صاحب ۱۸۰ دیہات کے مالک ہیں جن میں سے قریباً نصف احمدی ہو چکے ہیں۔ یہ ۱۹۴۶ء میں اس وقت احمدی ہوئے جب یہ سکول میں طالب علم تھے ۔ تیسرے ڈویژنل چیف ہیں جو ۱۹۹۵ء میں احمدی ہوئے۔

یوسف احمد ایڈوسی صاحب کا تذکرہ

حضور انور نے غانا کے ایک مخلص احمدی مکرم یوسف احمد ایڈوسی صاحب کا ذکر فرمایا۔ یہ بطور معلم جماعتی خدمت کرتے تھے لیکن ان کی ٹانگ کی ہڈی میں ایسی تکلیف ہوئی کہ کام جاری نہ رکھ سکے۔ ان کی حالت کافی خطرناک ہوئی ۔ علاج کے لئے ان کو لندن لایا گیا۔ پھر امریکہ بھجوایا گیا۔ مگر احمدی ڈاکٹر مکرم حمیدالرحمان صاحب نے بھی مایوسی کا اظہار فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بھی دوا دی ان کے لئے خاص دعا بھی کی اللہ نے معجزانہ فضل فرمایا۔ ان کو کامل شفا ہو گئی۔ اب یہ سارے غانا میں دعوت الی اللہ کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کو اللہ نے ایک ایسی جڑی بوٹی کا علم دیا جس سے ان کی مالی حالت کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ کہاں ایک معلم کی معمولی تنخواہ پر گزارا اور کہاں یہ کہ آج غانا میں دعوت الی اللہ کی بڑی مہمات کا خرچہ خود اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا کسی کو بتائیں نہیں۔

حضور نے ان کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کی ۔ غانا کے پیراماؤنٹ چیفس کے تقریر کے دوران ہمارے غانین احمدی مبلغ مکرم جبرائیل سعید صاحب ساتھ ساتھ ان کی تقاریر کی وضاحت کرتے رہے۔

قبول احمدیت کا ایک ایمان افروز واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے سینی گال کے ایک شخص کے خواب کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گیمبیا سے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ امسال ایک گاؤں "سارے یرو" (Sare Yoro) احمدی ہوا ہے۔ اس کے نمبردار نے مجھے بتایا کہ وہ عرصہ سات سال سے یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ یہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آ چکا ہے۔ ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے ہیں۔

ایک دفعہ میں نے ڈاکار میں یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے ، اس کو مان لو۔

مبلغ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کہا اگر میں تمہیں تصویر دکھاؤں تو کیا تم ان آدمیوں کو پہچان لو گے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے ایک رسالہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں۔ تو اس نے دیکھتے ہی فوراً حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر پر انگلی رکھی اور کہا یہ امام مہدی ہیں۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تصویر پر انگلی رکھی اور کہا یہ دوسرا شخص ہے جو امام مہدی کے ساتھ تھا۔

اس گفتگو کے بعد اس نے کہا کہ "اب میں آپ کو ایک خواب سنانے والا ہوں۔ (اگر میں جھوٹ بولوں تو میرا یہ بچہ شام سے پہلے مر جائے) ۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی کار پر آئے ہیں۔ اور مجھے ان آدمیوں کی تصویریں دکھاتے ہیں جن کو میں ایک عرصہ سے دیکھ رہا ہوں۔ اور یہ خواب میں نے صبح اپنی بیوی کو سنایا اور کہا آج کچھ مہمان آنے والے ہیں۔ اس لئے آج سارا دن میں کہیں نہیں گیا اور انتظار میں رہا کہ کب آتے ہیں۔ تو آپ ہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا۔ آپ شام کو آئے ہیں اور مجھے تصاویر دکھائی ہیں۔ میری خواب پوری ہو گئی ہے۔ اس نے بڑی جرات سے یہ کہا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ امام مہدی آ چکا ہے اور احمدیت سچی ہے"۔

ہندوستان میں دعوت الی اللہ

حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ چل نکلا ہے اور سارے افریقہ میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ حضور نے بتایا کہ مولوی مخالفت کرتے ہیں، لوگوں کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ غیب سے احمدیت کی تائید فرما رہا ہے۔ مگر اب یہ صرف افریقہ کا خاصہ نہیں رہا۔ یورپ میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں ایک عجیب انقلاب برپا ہو رہا ہے۔

حضور نے بتایا کہ پہلی عالمی بیعت کے موقع پر ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۲ ہزار ۱۵۶ تھی۔ ، دوسری عالمی بیعت کے موقعہ پر ۱۴ ہزار ۱۹۸ تھی، تیسری عالمی بیعت کے موقعہ پر ۴۵ ہزار تھی۔ اور اب امسال چوتھی عالمی بیعت میں ہندوستان کو ایک سال میں ایک لاکھ چھ ہزار چھ صد پینتالیس نئی بیعتیں پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ چل نکلا ہے۔

حضور نے ہندوستان میں تبلیغ کے دوران کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ سہری (صوبہ پنجاب) جماعت کی مسجد میں (جو گزشتہ سال جماعت کو ملی تھی) مالیر کوٹلہ سے وقف بورڈ کے آٹھ دس مولوی صاحبان آ گئے اور ان لوگوں کے گھروں میں چلے گئے جو جماعت کے مخالف ہیں۔

اس گاؤں میں مسلمانوں کے کل ۱۳ گھر ہیں جس میں سے دس گھر احمدی ہیں اور تین غیر احمدی ہیں اور جماعت کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ غیر احمدی مولوی صدر جماعت کے گھر گئے اور کہا کہ ان قادیانیوں نے یہاں آ کر گاؤں میں پھوٹ پیدا کر دی ہے۔ دس گھر ایک طرف ہیں اور تین گھر ایک طرف۔ تم قادیانیوں کو اپنی مسجد سے نکال دو۔ یہ لوگ کافر ہیں۔ ہم آپ لوگوں کو مسجد میں امام رکھنے کے لئے ۱۵۰۰ سو روپیہ ماہانہ دیں گے اور مسجد کی مرمت کے لئے تیس ہزار روپے بھی ادا کریں گے۔

گاؤں کے احمدی احباب نے ان سے کہا کہ جو لوگ ہم سے الگ ہو گئے ہیں وہ ہمارے رشتہ دار نہیں بلکہ اب ساری جماعت ہماری رشتہ دار ہے اور ہمیں ان علیحدہ ہونے والی تین فیملیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ جب غیر احمدی مولویوں نے معلم کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو نو احمدی بچوں اور عورتوں میں سخت ردعمل ہوا اور مولویوں کو وہاں سے بھاگنا پڑا۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو یہی تعلیم ہے کہ صبر کرنا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی لطف نہیں ہے کہ اینٹیں مار مار کر مولوی کو بھگا دیا جائے۔ دعاؤں کے زور سے بھگائیں۔ اگر دعائیں کرنے کو دل نہیں چاہتا تو لاحول پڑھ کر بھگا دیں۔ لیکن اینٹیں مارنے کی میں اجازت نہیں دونگا۔

یورپ میں بیعتوں کا رجحان

حضور نے بتایا کہ یورپ میں ۱۹۹۳ء کی بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے کم تھی۔ ۱۹۹۴ء میں یہ تعداد ایک ہزار سے بڑھ کر ۲۶ ہزار تک جا پہنچی۔ ۱۹۹۵ء میں ۴۸ ہزار ہو گئی اور امسال اب تک ۵۶ ہزار یورپین بیعتوں کی تعداد کی اطلاع مل چکی ہے۔ اور گزشتہ دو سالوں میں یہ تعداد اللہ کے فضل سے ایک لاکھ چار ہزار سے آگے بڑھ گئی ہے۔ اور جماعت جرمنی کو یہ ٹارگٹ دیا ہے کہ اس صدی کے آخری سال تک (۱۹۹۹ء) صرف جرمنی نے ایک لاکھ احمدی بنانے ہیں۔ اس پر حضور کے ارشاد پر امیر صاحب جرمنی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہمیں صرف یہ وعدہ ہی یاد نہیں ہم نے ایک لاکھ احمدیوں کے لئے جلسہ گاہ بھی ڈھونڈ لیا ہے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور ناممکن ہے کہ ہر جگہ رونما ہونے والے عبرت کے نشانوں کا میں ذکر کر سکوں۔ جو چند منتخب کئے ہیں ان میں سے نمونۃً چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ہندوستان میں ایک جگہ اہل قرآن و حدیث کے ساتھ مناظرہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ دوران مناظرہ مخالف مولوی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کی اور گندہ دہانی کا مظاہرہ کیا۔ اس وقت ہمارے مناظر نے تنبیہہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "انی مہین من اراد اھانتک" سنا کر انہیں خدا کی طرف سے جوابی کارروائی کا انتظار کرنے کو کہا۔

اس کے بعد ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی ایک نے دوسرے پر غبن کا الزام لگایا۔ اس نے اپنی جماعت چھوڑ کر ایک سیاسی پارٹی بنا لی۔ حکومت کے خلاف ایک ہڑتال کے نتیجہ میں گرفتار ہوا۔ اور اس کی جماعت کے صوبائی جنرل سیکرٹری اور دیگر ۱۱ افراد نے احمدیت میں شمولیت کی"۔

ہندوستان میں ہی ایک جگہ ایک مولوی صاحب نے یہ کہا کہ میں اپنے علاقہ سے احمدیوں کو نکال دوں گا۔ وہ مولوی صاحب تعویذ بھی دیتے تھے۔ ایک ہندو کو تعویذ دے بیٹھے۔ وہ اچھا ہونے کی بجائے مر گیا۔ ۴۰۰۰ روپیہ تعویذ کی فیس لی تھی۔ اس پر ہندو لوگ بھڑک اٹھے اور اس مولوی صاحب کی خوب پٹائی کی اور اس پر مولوی صاحب گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جو اپنے علاقہ سے احمدیوں کو نکال باہر کرنا چاہتے تھے خود یہ علاقہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

داعیین الی اللہ کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات

حضور نے بتایا کہ آئیوری کوسٹ میں ایک جگہ داعیان الی اللہ تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں مخالفت بھی ہوئی پھر گاؤں والوں نے بارش کا نشان مانگا کہ یہاں لمبے عرصہ سے خشک سال ہے۔ داعیان الی اللہ نے کہا کہ سب

چوہدری ایشین سٹور، گروس گیراؤ کی طرف سے نئی پیشکش

سیل SALE ۳۰ جولائی ۱۹۹۶ء سے ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء تک SALE سیل

چاول ٹلڈا	۱۰ کلو	۰۰۔۴۰ مارک
چاول ٹلڈا	۵ کلو	۵۰۔۲۰ مارک
ٹوٹا چاول	۲۰ کلو	۹۰۔۲۹ مارک
آٹا	۱۰ کلو	۰۰۔۷ مارک
اچار پچرنگا		۹۰۔۲ مارک
ابلے چنے (۱۲ ڈبے)		۹۰۔۷ مارک

تازہ حلال گوشت (فون کر کے آئیں) فی کلو ۵۰۔۸ مارک

مرغی کے لیگ پیس (۱۰ کلو) ۹۰۔۲۲ مارک

نیز بیاہ شادیوں کی دعوت کے لئے باورچی خانہ اور برتنوں کی سہولت بھی موجود ہے ۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

Choudry Asian Store
Schlesische Str - 5
D - 64521 Gross Gerau Tel: 06152-58603

اختیار اللہ کو ہی ہے۔ لیکن جب توفیق دعا میں لگ گئے اور پھر جلدی وہاں موسلادھار بارش ہوئی اور لوگ مسیح موعودؑ کی صداقت کے قائل ہو گئے۔

عیسائیوں، دہریوں اور بت پرستوں کا قبول اسلام

محمد مشرق علی صاحب، صوبائی امیر صوبہ بنگال و آسام لکھتے ہیں۔ کہ ایک عیسائی مبلغ جو بنگلہ دیش میں ۴۵۰ مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کر چکا تھا۔ وہ ہجرت کر کے یہاں آیا تو خود بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اب احمدی مبلغ کے طور پر تربیت حاصل کر رہا ہے۔

اس پر حضور نے صوبائی امیر صاحب بنگال کو ہدایت فرمائی کہ اسے واپس بنگلہ دیش بھیجیں تا کو جن کو عیسائیت میں داخل کیا ہے۔ ان کو واپس اسلام میں داخل کرے۔ امیر صاحب بنگلہ دیش نے فرمایا کہ آپ بھی اس بارہ میں رابطہ رکھ کر کارروائی کریں۔

حضور نے آئیوری کوسٹ کے امیر صاحب کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ وہاں لائبیریا کی سرحد پر ایک گاؤں میں یعقوبا نسل کے لوگوں میں احمدیت کی طرف تیزی سے رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ لوگ پہلے دہریہ تھے اب نمازیں شروع کر دی ہیں۔

غانا میں کئی بت پرست خاندان احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے والدین کے سامنے گھروں سے بت نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ اب یہ ایک مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔

رویاء صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

حضور نے فرمایا "ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" کا الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔

پاکستان میں ایک جگہ ایک احمدی خاتون یسرنا القرآن کے ذریعہ تعارف پیدا کرتی تھیں۔ جہاں جاتیں یسرنا القرآن لے جاکر بچوں کو پڑھاتی تھیں۔

ایک دفعہ ایک گاؤں گئیں تو ایک خاتون جو غیر احمدی تھیں وہاں پر ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک احمدی عورت آئی ہے۔ اس کے پاس بارہ یسرنا القرآن ہیں اور ایک ان میں سے مجھے بھی دیا ہے۔

چنانچہ جب احمدی خاتون نے اپنی گٹھری کھولی تو وہ غیر احمدی خاتون حیرت زدہ رہ گئی۔ اس میں ۱۲ ہی یسرنا القرآن تھے۔ ایک یسرنا القرآن اس خاتون کو دیا اور اس نے یہ اعجاز دیکھ کر اپنی خواب کی سچائی کی بناء پر وہیں بیعت کر لی۔

حضور نے بتایا کہ عیسائیوں میں اور بت پرستوں میں بھی احمدیت کے قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس میں رویاء و کشوف کا بہت دخل ہے۔

ایک جگہ ایک عیسائی نوجوان نے خواب دیکھی کہ اس کا سارا جسم گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ اور ایک بزرگ نے اس کو پکڑ کر دلدل سے نکال دیا۔ اسے جب ہمارے مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو اس نے انہیں پہچان لیا اور بے اختیار اسے پکڑ کر چومنے لگا۔ اور کہا کہ یہی تو وہ وجود تھا جنہوں نے پکڑ کر دلدل سے نکالا تھا۔ چنانچہ اس بناء پر اس نے بیعت کر لی۔

حضور ایدہ اللہ نے مختصراً ایم ٹی اے کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلابات کا بھی ذکر فرمایا اور اس ضمن میں سید نصیر شاہ صاحب اور رفیق حیات صاحب کا بھی ذکر کیا جنہیں اس سلسلہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ حضور نے اس سلسلہ میں الٰہی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب خدا کے فضل سے غلبہ احمدیت کے دن آگئے ہیں جو دن بدن بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔ مگر یاد رکھیں کہ ہر وہ دل جو اسلام کے دائرہ اثر میں آتا ہے اسے اللہ کا عاشق بنانا ہے۔ جب دل میں پیار پیدا ہو جائے تو بے ساختہ انسان ان راہوں کی طرف بڑھتا ہے جو محبوب کی راہیں ہوتی ہیں۔

پس یاد رکھیں تبلیغ کے میدان میں محبت کے مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ محبت پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ تمام بنی نوع انسان سے پیار پیدا کریں۔ محبت سے ان کے دل فتح کریں اور راضی نہ ہوں جب تک وہ لوگ خدا سے محبت نہ کرنے لگ جائیں۔

پس افریقہ میں بھی اور جہاں جہاں یہ عظیم کامیابیاں ہوئی ہیں وہاں یہ محبت کے دور جاری کر دیں۔ محبت کے میخانے کھول دیں۔ حضور نے فرمایا کہ نومبایعین کی تربیت میں سب سے اہم مضمون محبت الٰہی کا مضمون ہے۔ محبت کے ذریعہ ہی آپ کو سب رفعتیں عطا ہونگی۔ یاد رکھیں اگر آپ ایک ان پڑھ کے دل میں بھی اللہ کی محبت پیدا کر دیں گے تو وہ سارے علاقے پر غالب آنے کی صلاحیت پا لے گا۔ اور ان کو خدا کی محبت میں گرفتار کر کے ان سے یہ عہد لیں کہ جو نور آپ کو عطا ہوا ہے آپ نے آگے دنیا میں تقسیم کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ داعی الی اللہ محبت الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور محبت الٰہی بنی نوع انسان کی محبت میں بدلتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ دعائیں کرتے ہوئے جیسا کہ پہلے بتایا ہے ان کی تربیت کے لئے کلاسیں لگائیں اور ان میں سے نمائندہ بلوا کر انہیں تعلیم و تربیت دے کر واپس اپنے علاقوں میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیجیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس نسخہ پر عمل کریں گے جو خدا کے نسخے ہیں اگر انہیں استعمال کریں گے اور دعاؤں سے مدد مانگیں گے اور اپنی محبت کے پانی سے آبیاری کریں اور اللہ کے عشق سے ان کے دل بھر دیں تو وہ منازل جو کوسوں دور دکھائی دیتی ہیں بہت تیزی سے وہ آپ کی طرف بڑھیں گی اور یہ ممکن ہے۔ یہ فرضی واقعہ نہیں ہے۔ اپنی ہمتیں بلند کریں۔ اپنی دعاؤں کے پیمانے بلند کریں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مکتوب پاکستان

(مبشر احمد محمود ایم۔ اے۔)

.... صف دشمناں کو خبر کرو

یہ دسمبر نہیں جولائی تھا۔ سردیوں کی بجائے شدید گرمی اور حبس کا موسم تھا۔ فضا میں کسیر کی خوشبو بھی نہیں بکھری تھی اور اس خوشبو کو لانے والے اونٹوں کی گھنٹیوں کا نغمہ بھی نہیں گونجا تھا۔ کھلے میدانوں میں شامیانوں اور خیموں کے رنگ بھی نہیں پھیلے تھے اور چھوٹے چھوٹے عارضی غسل خانوں کی قطاریں بھی کہیں نظر نہیں آ رہی تھیں۔ مہمانوں اور ان کے گول مول سے لپٹے ہوئے بستروں سے بھری ہوئی بسیں بھی کہیں نہیں تھیں اور ان کے لئے بلند کئے جانے والے استقبالیہ نعرے بھی سنائی نہیں دے رہے تھے۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ایک کونہ میں "معلومات و گم شدہ اشیاء" کا دفتر بھی قائم نہیں ہوا تھا اور وہاں سے نظمیں اور اپنے بچوں اور سامان کی خاص حفاظت کرنے کے اعلانات بھی نہیں گونج رہے تھے۔ گول بازار کے سب سے نمایاں کارنر پر شیزان کا بہت بڑا سٹال بھی ایستادہ نہ تھا اور عارضی طور پر بنائے گئے وہ بڑے بڑے ریستوران بھی موجود نہ تھے جن کے دروازوں پر گرز اٹھائے ہوئے نامور پہلوانوں کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں ہوا کرتی تھیں۔ اور اسی طرح کے ایک بڑے بورڈ پر محمد علی کلے کی تصویر کے نیچے جلی لفظوں میں لکھا ہوتا تھا۔

"میں مسلمان ہوں مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا"

سڑکوں کے کنارے کنوؤں اور مالٹوں کے ڈھیر بھی موجود نہ تھے اور سرما کے خشک میووں سے لدی ہوئی ریڑھیاں بھی کہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ ربوہ بھر میں پھیلے ہوئے لنگر خانوں کے اندر سے جلسہ کے کھانوں کی مخصوص اشتہاء انگیز خوشبو بھی نہیں اٹھ رہی تھی۔ اور باہر ہاتھوں میں بالٹیاں اور "پونے" لے کر کھڑے ہوئے خوش بخت میزبانوں کی لمبی قطاریں بھی نظر نہیں آ رہی تھیں۔ دفتر جلسہ سالانہ کے صحن میں ڈیوٹیوں کے افتتاح کی دعائیہ تقریب بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور بے شمار روشن چہروں والے نوجوانوں کے کندھوں پر اپنی اپنی مفوضہ خدمت سے متعلقہ "بلے" بھی دکھائی نہیں دیتے تھے۔ مسجد اقصیٰ کے سامنے وسیع و عریض جلسہ گاہ میں مردوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن نہیں تھا اور خلافت لائبریری کے عقب میں زنانہ جلسہ گاہ سے مستورات اور بچوں کا خوشگوار شور بھی سنائی نہیں دے رہا تھا ـــــ لیکن اس کے باوجود ـــــ ہاں اس کے باوجود سارے پاکستان کے احمدیوں نے اور خصوصی طور پر اہل ربوہ نے ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ تاریخ کو جلسہ منایا اور ایسا بھرپور عالمگیر جلسہ منایا کہ چند سال پہلے اس کا تصور کرنا بھی ہمارے لئے ممکن نہیں تھا۔ یہ درست ہے کہ ظاہری آنکھ سے نظر آنے والے منظر پہلے جیسے نہ تھے مگر بخدا ہمارے دلوں کی سماعت اور روحوں کی بصارت نے پہلے سے بھی کہیں بڑھ کر روح پرور نظارے دیکھے اور وجد آفریں فرمودات سنے۔ سارے ربوہ کا وہی موسم تھا اور ہر گھر کا وہی ماحول تھا۔ ایک بڑی جلسہ گاہ تو نہیں تھی مگر ربوہ کی ہر مسجد میں اور اکثر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جلسہ گاہیں قائم تھیں۔ پہلے صرف ایک جگہ سے نعرہ ہائے تکبیر و توحید گونجا کرتے تھے اب ہر گھر سے بلکہ ہر دل سے یہی فلک شگاف نعرے سنائی دے رہے تھے۔

مردوں نے اپنے اپنے کام سے چھٹیاں لے لی تھیں اور انتہائی ضروری کام بھی ملتوی کر دئے تھے جبکہ خواتین نے اپنے اپنے گھروں میں چھوٹے چھوٹے لنگر خانے سجا لئے تھے۔ گویا سات آٹھ لنگر خانے بند ہوئے تو ان کی جگہ سینکڑوں کھل گئے تھے جہاں کھانے پکائے اور مل کر بیٹھ کر کھائے جا رہے تھے۔ مصافحے اور معانقے ہو رہے تھے۔ مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھیں۔ محبتیں وصول کی جا رہی تھیں۔ مبارکبادیں دی جا رہی تھیں۔ بازار ویران تھے اور گھر آباد تھے۔ ہر طرف پیارے آقا کے فرمودہ اس شعر کی تفسیر خوشبو کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ ؎

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں مہمان تو سارے ہیں وہی

اہل ربوہ و پاکستان اپنے حوالہ سے "ایک تم ہی نہیں" کا جو دکھ محسوس کیا کرتے تھے، ایم ٹی اے کے معجزہ نے تو اب اس کرب کو بھی کسی حد تک بھلا دیا تھا۔ ڈشوں کے ذریعہ اس روحانی مائدہ کو ہر فرد میں بانٹا جا رہا تھا۔ شوق کا عالم یہ تھا کہ شاید ہی کوئی صاحب توفیق ایسا بچا ہوگا جس نے جلسہ سے قبل ڈش نہ لگوالی ہو۔ اور جو بوجوہ اس سے محروم تھے انہیں ان کے عزیز و اقارب نے بہت پہلے ہی ان تین دنوں کی دعوت دے دی تھی۔ ہر فرد اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھ اور سن رہا تھا جو پہلے جلسوں میں صرف سوچا ہی جا سکتا تھا۔ ـــــ وہی کیفیت تھی، وہی وجد و کیف تھا، وہی خوشیاں تھیں، وہی دلوں کی وارفتگی تھی، وہی روحوں کا اتصال تھا۔

ہمارے جلسے دنیا کے جس ملک میں بھی ہوں یکساں اطوار و آداب اور یکساں مقاصد رکھتے ہیں۔ ہم نے ان تمام پاکیزہ مقاصد کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ کیا کسی میں تاب ہے کہ ہم سے ہماری خوشیوں کو چھین سکے۔ کیا اب کسی کی مجال ہے کہ اس "صدائے فقیرانہ حق آشنا" کو محدود کر سکے جسے ہمارے قادر و عادل خدا نے شش جہات میں پھیلا دیا ہے اور ہفت افلاک پر محیط کر دیا ہے۔ جلسہ کے ان ایام میں مجھے فضا میں ہر طرف وہی الفاظ لکھے ہوئے دکھائی دیتے رہے۔

"میں مسلمان ہوں مجھے کوئی ہرا نہیں سکتا"

ـــــ ہاں مگر اوپر تصویر محمد علی کلے کی نہیں بلکہ امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آویزاں تھی۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping;
Accountancy; Vat; Paye and
Taxation Services provided at
reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

خطبہ جمعہ

محبت کی راہیں سیکھنی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی سے سیکھی جائیں گی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۵ جولائی ۱۹۹۶ء مطابق ۵ وفا ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن واشنگٹن (امریکہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(سورہ آل عمران: ۳۲)

آج میرا خیال تھا کہ محبت الٰہی کے تعلق میں ہی ایک مضمون کو جو میں پہلے شروع کر چکا ہوں آگے بڑھاؤں گا لیکن بیچ میں کچھ اور باتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً مجھے مرکز سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہمارا پہلا مالی سال ختم ہو کر دوسرا شروع ہو رہا ہے اور نئے سال کے آغاز کا اعلان جولائی کے پہلے ہفتے ہی میں کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں میں پچھلی دفعہ بھی یہ گزارش کر چکا ہوں کہ اب ہم نے کچھ طریق کار بدلا ہے۔ اگرچہ اگلے مالی سال کا اعلان تو آج ہی ہوگا لیکن مالی تفاصیل اور مختلف ممالک کے چندوں کے موازنے آج نہیں ہونگے بلکہ جلسہ سالانہ کی جو اعداد و شمار کی تقریر ہوا کرتی ہے جس میں سارے سال کے کوائف پیش کئے جاتے ہیں اسی دوران انشاء اللہ اس سال بھی وہ کوائف پیش کئے جائیں گے۔ صرف ربوہ سے آئے ہوئے اعداد و شمار کی لاج رکھتے ہوئے پاکستان کی تین بڑی جماعتوں کا موازنہ آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے پاکستان میں اہل ربوہ کو مالی سال میں سب سے زیادہ بجٹ ادا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور جماعت ربوہ کراچی سے بھی آگے بڑھ گئی ہے اور لاہور سے بھی۔ اور جماعت لاہور کراچی سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جو پیچھے رہ جانے والی جماعتیں ہیں ان کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔ مگر جہاں تک نیکی کی دوڑ کا تعلق ہے اس میں جو بھی آئے وہ خدا ہی کا گھوڑا ہے جو اول آ رہا ہے۔ وہ ایک کہہ لیں یا دو کہہ لیں یا تین کہہ لیں مگر ہیں تو سب خدا ہی کے گھوڑے، سب پر خوشی ہوتی ہے۔ وہ جو مثال عرب گھوڑوں والی میں نے پہلے بھی آپ کے سامنے رکھی غالباً اس سے پہلے دو تین دفعہ اس کا ذکر کر چکا ہوں مگر ہے بہت پیاری اور چندوں کے مقابلوں کے تعلق میں وہ بیان کر دی جائے تو دلوں میں ایک تحریک پیدا ہو سکتی ہے۔

ایک عرب کو اپنا ایک گھوڑا بہت پیارا تھا جو کبھی کسی دوسرے گھوڑے سے ہارا نہیں تھا اور جتنے بھی عرب میں مقابلے ہوئے ان میں ہمیشہ وہی اول آتا تھا۔ ایک اسی کا نمبر دو گھوڑا تھا جو نمبر دو آیا کرتا تھا۔ چوروں کو بھی بڑے فن آتے ہیں اور جو مویشیوں کے چور ہیں وہ تو بڑے ماہر ہوتے ہیں اپنے فن کے۔ ہم چونکہ جھنگ میں آباد ہیں، ربوہ جھنگ میں آباد ہے وہ چوروں کا گڑھ ہے خاص طور پر مویشی چوروں کا، تو مجھے پتہ ہے بڑے بڑے ماہر فن لوگ ہیں یہ۔ تو ایک چور نے اس کا نمبر ایک گھوڑا چرا لیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس وقت تک وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے جا چکا تھا۔ اس نے اپنے نمبر دو گھوڑے کو پکڑا اور اس کے پیچھے بھگایا۔ چونکہ وہ گھوڑوں کے مزاج کا واقف تھا اس لئے باوجود اس کے کہ گھوڑا نمبر دو تھا اس مالک کے اشاروں کو زیادہ سمجھتا تھا اس لئے وہ پہلے گھوڑے کے قریب آگیا۔ جب وہ اس کو پکڑنے لگا تو اس کو خیال آیا کہ اوہو میرا گھوڑا تو کبھی کسی سے نہیں ہارا۔ کیا آج یہ میرے نمبر دو گھوڑے سے ہار جائے گا۔ تو چور کو کہا جا اسی خاطر میں تجھے چھوڑتا ہوں کہ میں اپنے گھوڑے کو بے عزت نہیں کرنا چاہتا، اس کا ریکارڈ نہیں توڑنا چاہتا کہ وہ کبھی کسی سے نہیں ہارا۔

تو جب جماعتیں مجھے لکھتی ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرو کہ ہم اول آئیں اور ہم اپنی اولیت کو برقرار رکھیں تو مجھے یہ لطیفہ یاد آ جاتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ سارے ہی گھوڑے خدا کے گھوڑے ہیں۔ سارے اس کو پیارے ہیں۔ جو بھی آئے ہمیں اس کی خوشی میں شریک ہونا چاہئے۔ لیکن آپس میں بہرحال ان کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ جو عالمی مقابلے ہو رہے ہیں مال کے ان میں انشاء اللہ میں جماعت امریکہ کے کوائف بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان جماعتوں میں ہے جو بڑی تیزی سے مالی قربانی میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ سر دست مختصراً میں اس سال کے دو سالانہ جلسوں پر تبصرہ کرتا ہوں۔ ایک کینیڈا کا اور ایک جماعت یونائیٹڈ سٹیٹس کا۔

کینیڈا کا جلسہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے بہت کامیاب رہا۔ انتظامات میں کچھ نقائص جو پیدا ہوتے رہے اس میں بعض مجبوریاں بھی درپیش تھیں مگر جہاں تک کارکنوں کا تعلق ہے بہت ہی اخلاص سے انہوں نے کام کئے ہیں۔ ایک بھی واقعہ کسی بدمزگی کا نہیں آیا اور ہر ایک نے اطاعت کو درجہ کمال تک پہنچایا ہے۔ اس پہلو سے کینیڈا کا جلسہ خاص طور پر طبیعتوں پر اثرانداز تھا۔ دوسرا پہلو جو کینیڈا کا خصوصی ہے جس میں کینیڈا ہمیشہ ہی امریکہ سے آگے بڑھا ہے وہ ایسے غیروں سے روابط ہیں جن پر وہ سارا سال نیک اثر ڈالتے ہیں۔ اور جب وہ ہمارے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے آتے ہیں تو پہلے ہی دل ان کے جماعت کی طرف مائل ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جلسے میں شامل ہو کر ان کے اندر بڑی تیزی سے پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر ہمیشہ اپنے تعلق کو نبھاتے ہیں۔

اس پہلو سے امریکہ کے جلسے میں اگرچہ غیر بھی آئے، متاثر بھی ہوئے لیکن ان کی بڑی تعداد وہ تھی جن سے تمام سال تعلق نہیں رکھا گیا بلکہ ان میں ایک اجنبیت سی تھی۔ اور شاید یہ امریکہ کے مزاج کی بات ہے کہ دوستی جلدی کر بھی لیتے ہیں اور جلدی بھلا بھی دیتے ہیں۔ مگر وہ جو ایک مستقل تعلق کی لہریں ہیں وہ ان کے دلوں سے نکلتی ہوئی محسوس نہیں ہوئیں۔ جب کہ کینیڈا میں غیر معمولی انسانی جذبے کے ساتھ ان کے دلوں سے لہریں نکلتی ہیں جو دلوں کو گرماتی ہیں۔ اور ان کو میں نے اس پہلو سے مبارکباد بھی دی ہے کہ آپ نے جو باتیں بھی، نیکی کی باتیں جب بھی سنی ہیں بڑی غیر معمولی سنجیدگی کے ساتھ ان پر لبیک کہا ہے اور باقی ممالک میں کم ہیں جن کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کو نیک مشورے دیئے جائیں تو وہ واقعۃً سنجیدگی سے ان کا جواب دیں۔ اس پہلو سے ان کو ایک فوقیت حاصل ہے کہ انکے سیاستدانوں میں انکسار پایا جاتا ہے کوئی رعونت میں نے نہیں دیکھی۔ جب بھی اور بارہا ایسا ہوا ہے جب بھی ان کو کوئی ایسا مشورہ دیا جو ان کے لئے اور انسانیت کے لئے مفید ہے تو بڑھ چڑھ کر انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہاں ہم اس بات کو نوٹ کر رہے ہیں اور اس پر عمل کریں گے۔ اور بعد میں انکی تقاریر سے اور جو پروگرام انہوں نے اپنی قوم کے لئے تجویز کئے ان سے صاف کھل جاتا تھا کہ محض مونہہ کی باتیں نہیں تھیں دل کے جذبے سے وہ ایسا کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں مرکزی وزراء بھی ایسے ہیں اور جو ایک صوبہ کے وزیر اعلیٰ بنے ان کا بھی یہی حال ہے۔ جب میرا خطاب ختم ہوا تو مجھے اٹھ کر انہوں نے کہا کہ دیکھیں آپ نے جو باتیں کہی ہیں میرے دل پہ نقش ہو گئی ہیں اور آئندہ ہم اس پر عمل کریں گے اور واقعۃً پھر انہوں نے جو پروگرام بنایا اس میں انہوں نے اسی طرح اس وعدے کو پورا کیا اور اس لئے کہ ان کے حق میں تھا۔ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اچھی بات جہاں سے ملے اسے قبول کرنا انسان کی بڑائی کے خلاف نہیں بلکہ بڑائی کی نشانی ہے۔ اور یہی وہ مضمون ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے مومن کو سکھایا کہ "الحكمة ضآلة المؤمن" کہ حکمت کی بات تو مومن کی گمشدہ اونٹنی ہے جہاں بھی ملے اپنا سمجھ کے لے لے۔ یہ اوپرا پن محسوس نہ کرے کہ غیر سے میں نے حکمت سیکھی تو گویا میں ذلیل ہو جاؤں گا۔ جس کی اپنی چیز گمی ہوئی ملے وہ اس کو حاصل کرنے سے ذلیل تو نہیں ہوا کرتا۔ پس حکمت تمام بنی نوع انسان میں سانجھی ہے اور خصوصیت سے مومنوں کا خاصہ ہے کہ وہ پر حکمت باتیں کریں اور پر حکمت باتوں کو اپنائیں۔

پس اس حوالے سے میری امریکہ کو یہ نصیحت ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی ہے لیکن اب ایسے پروگرام بنائیں کہ جب اہل امریکہ سے آپ لوگوں کے ذاتی روابط سنجیدگی سے اور اخلاص کے ساتھ آگے بڑھیں یہاں تک کہ وہ آپ کا اثر قبول کرنے لگیں اور جب تک ہم امریکہ پر اثرانداز نہیں ہوتے تمام بنی نوع انسان پر اثرانداز ہونا بہت مشکل کام ہے۔ اس دفعہ جب کینیڈا کو میں نے بعض باتیں سمجھائیں تو ان کو یہی کہا تھا کہ آپ اگر ان باتوں پر عمل کریں تو تمام دنیا کی سیاست کے لئے ایک اچھی مثال قائم ہوگی مگر دوسرے سیاست دان ممالک ضروری نہیں ہے کہ کینیڈا کی پیروی کریں۔ لیکن امریکہ اس پہلو سے ایک فوقیت رکھتا ہے اور بھاری امکان ہے کہ جو لوگ امریکہ سے متاثر ہیں اور بڑی بڑی حکومتیں امریکہ سے متاثر ہیں اگر یہاں کے سیاست دان سنور جائیں تو وہ بھی اپنے انداز تبدیل کر لیں گے۔ وہ تو ایسے عاشق ہیں امریکہ کے کہ اس کی ہر برائی کو قبول کرنے پر بھی تیار ہیں۔ اگر خوبیاں بھی پیدا ہو جائیں تو کیوں ان خوبیوں کو نہیں اپنائیں گے۔

امریکہ کے جلسے کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر خوشکن ثابت ہوئی۔ امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ گذشتہ سال اجتماع پہ تقریباً تین ہزار مہمان تشریف لائے تھے یعنی کل حاضری تین ہزار

تھی باہر سے آنے والوں سمیت۔ اور اس سال انہوں نے اندازہ لگایا کہ کیونکہ میری آمد متوقع ہے اس لئے ڈیڑھ ہزار کا اضافہ کردیا جائے اور ساڑھے چار ہزار کے اندازے پر انہوں نے کھانوں کے سامان خریدے اور تیاریاں کیں اور کھانا کھانے والوں کی آخری حاضری سات ہزار تک پہنچ چکی تھی خدا کے فضل سے۔ اور یہ جو حاضری ہے یہ قطعی اور یقینی ہے۔ اس میں اضافہ ہو سکتا ہے کمی نہیں۔ کیونکہ وہ لنگر جہاں بنے تلے سالن تقسیم ہوتے ہیں اور روٹیاں دی جاتی ہیں وہاں بعض دفعہ ایک کی بجائے دو یا تین حاضریاں بھی لکھوا دی جاتی ہیں۔ بعض ہمارے زمیندار بہت کھانے والے بھی ہیں وہ پانچ پانچ چھ چھ حاضریاں لکھوا کر اپنا پیٹ بھرتے تھے اور یہ گناہ نہیں تھا۔ وہ کہتے تھے تمہاری دو روٹیوں سے ہمارا کیا بنے گا اس لئے سات آدمیوں کا کھانا دو تو پھر ہمارا پیٹ بھرے گا تو ہم دے دیتے تھے مگر تعداد بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور ہمیشہ یہ خطرہ رہتا تھا کہ جو تعداد لنگر کی پرچی کی ہے اصل مہمانوں کی اس سے کم ہوگی۔ لیکن یہاں تو کوئی ایسا سوال نہیں۔ یہاں برعکس صورت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مہمان یہاں کھانا نہیں کھاتے ان کے اپنے انتظامات ہوتے ہیں وہاں چلے جاتے ہیں۔ پس اس پہلو سے بہت ہی خوشکن حاضری تھی۔ سات ہزار کی حاضری امریکہ کے لئے ایک نیا سنگ میل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اسے اور آگے بڑھانے کی توفیق بخشے اور آگے بڑھانے میں یاد رکھیں تبلیغ کے ذریعے آگے بڑھیں۔ پیدائش کے ذریعے تو آپ بڑھتے ہی ہیں۔ جو نہیں بڑھتے ان کو میں ملاقات کے دوران سمجھا دیتا ہوں اور حوالہ دیتا ہوں ایسا جس کا انکار کر نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شادی کیا کرو تو **"ولوداً ودوداً"** عورتوں سے شادی کیا کرو۔ ایسی عورتیں جو ودود بھی ہوں یعنی بہت پیار کرنے والی ہوں اور ولود ہوں جو بچے بھی بہت دیں تاکہ میری امت بڑھے۔ یہ بہت ہی ایک پیاری توقع ہے۔ پس جب میں کچھ بے چینی کے آثار دیکھتا ہوں تو یہ حوالہ دے دیتا ہوں اور اللہ کے فضل سے باقی کام یہ حوالہ کر دیتا ہے۔ تو بڑھیں بےشک اور وہ تو بڑھنا ہی ہے انشاء اللہ یعنی اولاد کے ذریعے۔ مگر جو تبلیغ کے ذریعے بڑھنا ہے وہ آج وقت کی ضرورت ہے۔ سب سے زیادہ بڑی ضرورت تبلیغ کے ذریعے بڑھنا ہے اور اس سال خدا کے فضل سے امریکہ میں اس پہلو سے ترقی کے آثار دکھائی دیئے ہیں اور بہت سے نئے چہرے جو افریقن امریکنوں کے بھی تھے اور سفید امریکنوں کے بھی، وہ سارے خدا کے فضل سے احمدیت کے رنگ میں رنگین ہوچکے تھے۔ ان میں کوئی تفریق باقی نہیں رہی تھی۔ بہت ہی محبت و خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے پھرتے تھے تو یہ ایک تمام عالم کو ایک بنانے کا نسخہ ہے جو احمدیت کے سوا اور کہیں نصیب نہیں ہے۔ اللہ کرے اس پہلو سے آپ امریکہ کو بھی ایک قوم بنا دیں اور امریکہ کے حوالے سے ہم کل عالم کو ایک قوم بنانے میں کامیاب ہوسکیں۔

سب سے زیادہ بڑی ضرورت تبلیغ کے ذریعہ بڑھنا ہے۔

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" تو کہہ دے کہ اگر تم واقعۃً اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرو۔ یعنی خدا مخاطب ہوتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے اور فرماتا ہے کہ تو کہہ دے بنی نوع انسان سے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنے کے دعوے دار ہو، واقعۃً محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروی کرو تب اللہ تم سے محبت کرے گا ورنہ تمہاری محبت رائیگاں جائے گی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے اللہ کی محبت کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری بھی ہے اور اس محبت کو نہایت ہی آسان اور پرلطف بنا دینے والا ہے۔

اس میں "فاتبعونی" کا جو چیلنج ہے وہ محض اس لئے نہیں کہ جیسے فخر میں کہا جاتا ہے کہ میری پیروی کرکے دکھاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا جو مزاج ہے خدا تعالیٰ آپؐ کو خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ اس مزاج کو بھی ملحوظ رکھتا ہے۔ آپؐ کے مزاج میں کوئی تفاخر نہیں تھا۔ جب بھی آپؐ ان انعامات کا ذکر فرماتے تھے جو اللہ نے آپؐ پر نازل فرمائے تو ساتھ ساتھ فرماتے تھے "ولافخر، ولافخر، ولافخر، ولافخر" ایک موقع پر بار بار ان عظیم مناقب کا ذکر کیا جن میں آپؐ تنہا تھے۔ کل عالم میں سوائے آپؐ کے اور کسی کو وہ فضیلت نہیں ملی لیکن ساتھ ساتھ فرماتے جاتے تھے "ولافخر"۔ مجھے اس پر فخر کوئی نہیں ہے۔ فخر اس لئے نہیں، قابل فخر بات پر اگر کہا جائے فخر نہیں ہے تو مراد یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کمائی نہیں ہے یہ اللہ کا احسان ہے۔ یہ بھی ایک غیر معمولی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا اندازِ انکساری ہے جو آپ کو خدا سے اور بھی زیادہ قریب کر دیتا ہے اور آپؐ کی محبت کا ایک ذریعہ ہے۔

ہم دنیا کے تجربے میں یہ دیکھتے ہیں کہ بسااوقات شعری ذوق سے انسان پہچانا جاتا ہے۔ اگر کسی سے پیار ہو تو جس انداز کا پیار ہو اسی انداز کے شعر پسند آتے ہیں۔ اور اگر ایک انسان خشک مزاج کا ہے تو اسے خشک مزاج کے گرامر کے لحاظ سے اعلیٰ درجے کے بنے ہوئے شعر اچھے لگتے ہیں۔ غرضیکہ ہر شخص کا مزاج اس کے شعروں کے انتخاب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی پہلو سے ایک شاعر نے کہا ہے کہ

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

میرا حال تو نہیں کھلتا تھا مگر میرا شعروں کا انتخاب ایسا تھا جس نے دل کی بات کہہ دی۔ تو آیئے اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پسند کا شعر آپ کو سناتا ہوں تاکہ آپؐ کے دل کا معاملہ بھی ہم پر کھلے کیونکہ یہ معاملہ کھلے بغیر ہمارے دلوں کو حقیقت میں اللہ کی محبت نصیب نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے لبید شاعر کے متعلق یہ فرمایا کہ بہت سے شاعر بہت کچھ کہتے ہیں مگر جو بات لبید نے کہہ دی کوئی اور شاعر ویسی بات نہیں کہہ سکا۔ لبید کے شعروں کو ایسا خراج تحسین بلکہ دنیا کے کسی شاعر کے شعروں کو ایسا خراج تحسین کبھی نصیب نہیں ہوا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے لبید کو دیا۔ فرماتے ہیں، وہ شعر کیا ہے

اَ لاَ کل شیی ء مَا خلا اللّٰہ باطل

سنو ہر چیز خدا کے سوا باطل ہے۔ اب یہ شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دل میں اس لئے جاگزین ہوا ہے کہ دل کی بات تھی۔ جو بات دل میں ہو اور کوئی دوسرا کہہ دے تو ایسے دل میں جا کے ڈوبتی اور ٹک جاتی ہے کہ اپنی محسوس ہوتی ہے۔ جیساکہ غالب کہتا ہے

دیکھئے تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

مگر اس معاملے میں لبید کا شعر جو آنحضورؐ کے دل پر اثرانداز ہوا ہے یہ اس لئے نہیں کہ جو اس نے کہا وہ بھی دل میں ہے۔ بلکہ جو آپؐ کے دل میں تھا وہ اس کی زبان سے جاری ہوا ہے اور معاملہ برعکس ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اس لئے یہ شعر پسند آیا۔ اور یاد رکھیں کہ محبت الٰہی میں جو نمونے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے پیش کئے ہیں ان کا ایک نمایاں فرق دنیا کی محبت سے دکھائی دیتا ہے۔

دنیا میں جنسی محبتیں بھی ہوتی ہیں اور غیر جنسی محبتیں بھی۔ جنسی محبت کا یہ خاصہ ہے کہ جس سے محبت ہو اگر کوئی اور اس سے محبت کرے تو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ عجیب قصہ ہے جتنا آپ کسی کو چاہیں اتنا ہی کسی اور کی محبت دخل انداز ہوتی ہے اور آپ کو بری لگتی ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ بس

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۱ویں جلسہ سالانہ (۲۳، ۲۴، ۲۵ اگست)
کے انعقاد پر تمام احباب کو ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے
والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیارشدہ سلامی
اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

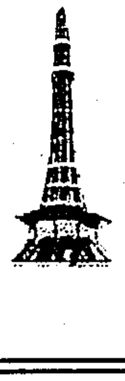

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Ring -: 0181-265-6000

آپ تنہا ہی چاہیں۔ مگر روحانی محبت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آپ جسے چاہتے ہیں، جتنا چاہیں دل چاہتا ہے سب ہی اسے چاہیں، ہر شخص اس کے عشق میں دیوانہ ہو جائے۔ یہ وہ نمونہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے پیش فرمایا اور حیرت انگیز طریق پر دلوں کو چھیڑا کہ ہر دل اللہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہو جائے اور ویسے ہی مبتلا ہو جائے جیسے آپؐ ہیں۔ پس یہ وہ مزاج ہے جسے اس آیت کریمہ نے کھول کر بیان فرمایا "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" اے محمد تیرے دل کی بات یہ ہے تو بتانا چاہتا ہے کہ اگر تم محبت کرنا چاہتے ہو تو مجھ سے سیکھو اور مجھ سے سیکھو گے تو تمہاری محبت آسان ہو جائے گی مجھ سے سیکھو گے تو تمہاری محبت کو پھل لگنے لگیں گے۔

ذکرِ الٰہی اپنی ذات میں ایک ایسا نغمہ ہے جس کی کوئی مثال دنیا کے نغموں میں نہیں ملتی۔

اس لئے جو بےاختیار گہری تمنا ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کو ویسا چاہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے چاہا یہ اسی جذبے کا اظہار ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں یوں بیان فرمایا "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" اے محبت کے دعویدارو تمہیں کیا پتہ کہ یہ محبت کیا ہوتی ہے۔ آؤ اور میرے پیچھے چلو، محبت کی ساری راہیں میں تم پر آسان کردوں گا۔ محبت ایک بوجھ نہیں ہوگی بلکہ ایک ایسا پرلطف جذبہ ہو جائے گا جو ایک غیر معمولی طاقت اور جذب کے ساتھ تمہیں کھینچے گا اور تمہارا ہر قدم محبت کی راہ میں آسانی سے اٹھے گا۔ یہ وہ محبت کی کیفیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو نصیب تھی اور آپؐ ہی نے ہمیں سکھائی اور آپؐ ہی سے ہم سیکھیں گے کیونکہ اس سے بڑھ کر خدا کی محبت سکھانے والا اور کوئی نہیں۔ اور بہت ہی باریک راز آپ محبت کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے جن میں ہمیشہ ڈوب کر بہت ہی گہرا فلسفہ، محبت کا گہرا فلسفہ معلوم ہوتا تھا اور بظاہر وہ جواب ایک الگ سا جواب ہے لیکن جب آپ غور کریں تو حیرت انگیز وہ عارفانہ کلام ہے۔

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا کام بتائیں کہ میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے۔ اب یہ سوال وہی ہے جو اس آیت سے تعلق میں ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔ وہاں یہی تو مضمون ہے کہ دنیا کو بتادو کہ اگر محبت کرنی ہے تو پھر میرے پیچھے چلو تب اس محبت کو پھل لگے گا، تب اللہ تم سے محبت کرے گا۔ تو اس نے بعینہٖ یہی سوال کیا کہ مجھے ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے۔ اب آیت کریمہ کے مضمون کے مطابق جواب ہونا چاہئے اس لئے اس جواب کو اس آیت کے حوالے کے بغیر سمجھا جا ہی نہیں سکتا۔ یہ کوئی خشک جواب نہیں ہے بلکہ اپنے دل کی واردات کو آپؐ نے اس کے سامنے کھول دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہی طریقہ سکھایا ہے کہ جیسے میں کرتا ہوں تم بھی ویسے ہی کرو تو خدا تم سے ضرور محبت کرے گا۔ تو فرمایا دنیا سے بےرغبت اور بےنیاز ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔

"دنیا سے بےرغبت اور بےنیاز ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا" اور جہاں تک بنی نوع انسان کی محبت کا تعلق ہے فرمایا "جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے"۔ اب یہ دو بڑی گہری حکمت کی باتیں ہیں۔ تعلق باللہ اور تعلق بالناس یعنی ہم جنس لوگوں سے تعلق بڑھانا ہو تو یہ طریق ہے اور خدا سے تعلق بڑھانا ہو تو وہ طریق ہے۔ خدا کے تعلق میں یہ نہیں فرمایا کہ جو خدا کا ہے اسے مانگنا چھوڑ دو، اس کی حرص ترک کردو بلکہ وہاں کچھ اور بات فرمائی ہے جس کی طرف میں واپس آتا ہوں۔ بنی نوع انسان کے پاس جو کچھ ہے اس کی حرص چھوڑ دو۔ اور یہ خدا اور بنی نوع انسان کے رجحانات کے اندر جو نمایاں فرق ہے یہ اس کو ظاہر کرنے والی بات ہے۔ اگر آپ کی نظر کسی کی دولت، کسی کے محل، کسی کے مکان، کسی کی عورت پر لگ جائے تو وہ ہمیشہ آپ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرے گی کیوں کہ انسان فطرتاً کنجوس ہے اور یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی چیز پر کسی اور کی نظر لگ جائے۔

بعض دفعہ نوکریاں ہیں نوکریوں پر جب لوگوں کی نظر لگ جاتی ہے تو کئی قسم کی شرارتیں اور فساد کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر ایک جوابی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے ہر ایسے شخص سے جو اس کی چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور حرص کی نگاہ سے اس کی ملکیت کو دیکھتا ہے اس کو طبعاً اس سے ایک خطرہ محسوس ہوتا ہے اور خطرے کے مطابق ایک قسم کی بیگانگی پیدا ہو جاتی ہے یا نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ بنی نوع انسان میں تو یہ طاقت نہیں ہے کہ تم ان کی چیزیں چاہو اور وہ پھر بھی تم سے پیار کریں۔ اس لئے ان کی چیزوں کو دیکھنا ہی چھوڑ دو اور پھر بنی نوع انسان تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس کا پہلے جواب سے تعلق کیا ہے۔ اگر آپ اور غور کریں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ ایک ہی بات کے دو پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اگر آپ بنی نوع انسان کی چیزوں سے، بنی نوع انسان کی مملوک سے، جن کے وہ مالک ہیں ان سے غیر معمولی حرص کا تعلق توڑ لیتے ہیں تو ساری دنیا سے حرص کا تعلق توڑ لیتے ہیں۔ اور یہی پہلا جواب تھا کہ تم دنیا سے حرص کا تعلق توڑ لو، بےنیاز ہو جاؤ تو خدا تمہارا ہو جائے گا۔ وہ تم سے پیار کرنے لگے گا۔ لیکن وہ تعلق توڑنا جو ہے اس کی ترکیب ہی ایسی بتائی کہ انسان بھی محبت کرنے لگے اور خدا بھی محبت کرنے لگے۔

سوال چھوٹا سا تھا لیکن جواب بہت عظیم ہے۔ سوال میں ایک دائرے کی محبت پوچھی گئی تھی جواب میں ہر دائرے کی محبت شامل فرما دی گئی۔ اور بنی نوع انسان سے تعلق توڑنے کا نہیں کہا یہ ایک اور حکمت کی بات ہمیں سمجھائی گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ بنی نوع انسان سے تعلق توڑ لو تو خدا تمہارا ہو جائے گا۔ جو بنی نوع انسان سے تعلق توڑتے ہیں خدا ان کا نہیں ہوا کرتا۔ ہاں لوگوں کی ملکیتوں سے وہ نعمتیں جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہیں ان نعمتوں سے حرص کا تعلق کاٹ لو یہ بےنیازی ہے۔ پس بےنیازی ایک عظیم دولت ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ بےنیازی سے زیادہ متمول کرنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ اور بےنیازی میں غیر کی چیز کو غیر کا سمجھنا اور اس پہ جلن محسوس نہ کرنا یہ سب سے پہلی سچی علامت ہے کہ آپ کو واقعۃً اس کی حرص نہیں ہے۔ اب جتنے بھی دنیا میں شریکے ہیں اور شریکوں کے مقابلوں میں مصیبتیں دنیا میں پڑی ہوئی ہیں۔ قوموں کی قوموں سے ایک قسم کی جلن پیدا ہو جاتی ہے، حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ انسانوں کو انسانوں سے، عورتوں کو عورتوں سے، مردوں کو مردوں سے، بچوں کو آپس میں جلن اور حسد، اور اس سب کی بنیادی وجہ وہی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ وہ لوگ جو ایک دوسرے کی چیزوں کو حرص سے دیکھتے ہیں وہ تبھی حرص سے دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس ہے، ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور جتنی ہم چاہتے ہیں وہ ہمارے پاس نہیں وہ اس کے پاس ہے۔ یہ حسد کا جذبہ پیدا کرنے والا ایک خیال ہے جس کے نتیجے میں نفرتیں پھیلتی ہیں۔ اور اگر ہر شخص کو یہ یقین ہو جائے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا ہے اور میرا بھائی اس کو پسند کرتا ہے، اسپر غصہ نہیں کرتا تو اس سے ضرور محبت کرے گا اور یہ روزمرہ کا تجربہ ہے۔ اگر ایک انسان کسی بھائی کی دولت پر، اس کے اچھے مکان پر، اس کے اچھے مویشیوں پر، اس کے اچھے فن پر، اس کے ذوق و ادب پر خوش ہوتا ہے تو ثابت ہوگا کہ اس کو اس سے کوئی حسد نہیں ہے۔ اور اس حدیث کا مضمون اس پر پوری طرح صادق آئے گا کہ تم تمام انسانوں کی مخلوقات سے، جو کچھ خدا نے ان کو عطا فرمایا ہے ان سے اس حد تک بےنیاز ہو کہ انکو جو خدا نے نعمتیں بخشی ہیں اس سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ خوشی نصیب ہو۔ پس اپنے جب کوئی چیز حاصل کرتے ہیں تو دیکھیں آپ کتنا خوش ہوتے ہیں۔ ایک بچے کو کامیابی نصیب ہوگئی سارا گھر خوش ہو جاتا ہے۔ ایک عزیز نے کوئی بڑی نوکری حاصل کر لی سارا گھر خوش ہو جاتا ہے۔ کسی کو کوئی اعزاز مل جائے تو سارا گھر خوش ہو جاتا ہے بلکہ دور والے جو پہلے زیادہ تعلق نہیں بھی رکھتے تھے مگر دل میں تھا وہ ایسے

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں
قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISE BURO
BILLIGE FLUG TICKETS WELT WEIT

اگر آپ انڈیا، پاکستان، امریکہ، کینیڈا یا دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کا ارادہ رکھتے ہوں تو کسی بھی ائرلائن اور کسی بھی جگہ کے سستے اور فوری ٹکٹ دستیاب ہیں۔ گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کیجئے

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں

S.Q.Mubasher
MUBASHER TRAVELS
Witzleben Str 14
90491 Nurnberg
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-288357

FOR GERMANY
THE ASIAN CHOICE FOR TV
GET CONNECTED !!
MTA - ZEE TV - ASIA NET
RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.
JUST CALL
KHAN SATELLITE NTECHNIK
OFFICIAL ZEE TV AGENT
TEL. & FAX : 08257 / 1694

موقعوں پر پہنچ جاتے ہیں مبارکباد دینے کے لئے۔ کچھ جھوٹے بھی چلے جاتے ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جو سچی محبت ہے اس میں اپنے پیارے کو جو ملے گا وہ اپنے آپ کو ملتا ہے اور اس پہلو سے ایک انسان صرف بے نیاز ہی نہیں ہوتا بلکہ متمول ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کو دنیا سے ایسا پیار ہے کہ خدا کے پیار کے رستے میں حائل ہو جاتا ہے تو اسے دنیا سے بےنیازی نہیں کہا جا سکتا۔

وہ شخص جو سب کی خوشیوں میں شریک ہے اس کی عجیب زندگی ہے۔ جہاں اسے خوشی کی خبر ملتی ہے اس کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ وہ جو ہر ایک کے ماحصل کو ناپسندیدگی سے دیکھتا ہے ہر بات پہ جلتا ہے ساری زندگی وہ آگ میں جلتا رہتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس دنیا میں اپنے لئے آگ جلائے رکھتے ہیں اور اس میں جلتے ہیں کیسے ہو سکتا ہے کہ اس دنیا میں انہیں جنت اور طمانیت کی خوشخبری دی جائے۔ یہاں ہم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی جہنم بنانی ہے، اپنی جنت بنانی ہے۔ اور اس پہلو سے یہ نسخہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا بہت گہرا ہے اور آپؐ کی قلبی کیفیات کا مظہر ہے۔ کیونکہ جواب اس آیت کا جواب ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ اس نے پوچھا تو آیت کا حوالہ تو نہیں دیا۔ پوچھا یہی تھا کہ بتائیں اللہ مجھ سے کیسے محبت کرے میں تو کرتا ہوں۔ تو اپنے دل کی کیفیات ہیں جو کھولی ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے غلاموں کی ہر کامیابی پہ خوش ہوتے تھے اور اپنے غلاموں کی کسی کامیابی پر آپؐ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا جو قلبی احساس تھا اس میں تمام صحابہ کو جو کچھ ملتا تھا اسے ساتھ میں ایک لذت کا جذبہ پیدا کر دیتا تھا۔

پس دیکھو کتنی عظیم کامیابی ہے۔ پہلا طریق وہ ہے جس پہ ہر وہ شخص جو آپ کے قریب نہیں ہے جب اس کو کچھ ملتا ہے آپ کے لئے ایک عذاب بن جاتا ہے۔ اس کا ملنا آپ کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔ یہ دوسری صورت میں جو کچھ آپکے عزیزوں، اقرباء کو یا جاننے والوں کو ملتا ہے آپ کے لئے ایک لذت کا سامان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو اس دنیا میں ایک جنت بنا دیتی ہے اور زندگی کو کتنا آسان کر دیتی ہے۔ اب اسی بات کو جواب کے پہلے حصے کے تعلق میں ہم مزید دیکھتے ہیں۔ فرمایا اگر تم دنیا سے بےنیاز ہو جاؤ تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ سوال یہ ہے کہ کس دنیا سے بےنیاز ہو جاؤ۔ جو اللہ کی دنیا ہے اس سے تو بےنیازی ممکن نہیں ہے۔ دنیا سے بےنیازی کا مطلب ہے غیر اللہ سے بےنیازی۔ ورنہ جو اللہ کی چیز ہے اس سے تو انسان کو پیار ہوتا ہے اگر اللہ سے پیار ہے۔ یہ مضمون آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے دوسری جگہ خوب کھول کر بیان فرمایا ہے۔

پس بےنیازی سے مراد دو ہیں۔ ایک یہ کہ دنیا اگر تمہیں تکلیف پہنچاتی ہے اور اس تکلیف کو تم خدا کی خاطر برداشت کرتے ہو اور پرواہ نہیں کرتے کہ دنیا نے تمہیں کیا کہا ہے اور تم سے کیسا سلوک کیا ہے ایسے موقع پر اللہ تم سے ضرور محبت کرے گا۔ اور یہ جو مضمون ہے یہ گہرا انسانی فطرت میں رچا بسا مضمون ہے۔ آپ دیکھیں آپ کے بچے بھی بعض ایسے ہیں جو خود جواب دیتے ہیں دوسرے کی باتوں پر بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو خاموش ہو جاتے ہیں اور صبر سے برداشت کر جاتے ہیں۔ ماں باپ کی نظر ان کے چہروں پر رہتی ہے اور ان کی تکلیف کو زیادہ محسوس کرتے ہیں، ان سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ پس دنیا سے بےنیازی اگر ان معنوں میں ہے کہ دنیا خدا کی خاطر تکلیفیں پہنچاتی ہے اور آپ خدا کی خاطر خاموش ہو جاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں تو یہ وہ بےنیازی ہے جو لازماً اللہ کی محبت کو کھینچے گی۔

دوسرے بےنیازی اللہ کے تعلق کے حوالے سے ہے۔ اگر آپ کو دنیا سے ایسا پیار ہے کہ خدا کے پیار کے رستے میں حائل ہو جاتا ہے تو اسے دنیا سے بےنیازی نہیں کہا جاسکتا۔ دنیا سے بےنیازی اللہ کے تعلق میں صرف یہ معنے رکھتی ہے کہ جہاں بھی دنیا خدا سے ٹکراتی ہے اور خدا کے تعلق اور دنیا کے تعلق کے درمیان ایک فیصلہ کرنے کا وقت آتا ہے ہر ایسے موقع پر دنیا سے بےنیاز ہو جاؤ۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا ہر ایسے موقع پر بےنیاز ہو جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں دنیا سے بےنیاز ہو جاؤ۔ یہ اس لئے ہے کہ ہر ایسے موقع پر بےنیاز ہی ہے جو کامیابی سے اس امتحان سے گزرتا ہے۔ بےنیازی ایک دائمی کیفیت کا نام ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس موقع پر سوچ کر یہ فیصلہ کرو کہ اللہ کو لینا ہے اور دنیا کو چھوڑنا ہے۔ آپ نے ایک دائمی کیفیت کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک انسان کے دل میں ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جذبہ مرتسم ہو جائے، اس پر لکھا جائے، چھپ جائے کہ خدا کے سوا مجھے کسی چیز سے پیار نہیں ہوگا اگر وہ خدا سے ٹکراتی ہے۔ لیکن اللہ کے حوالے سے غیروں سے پیار کرنا یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے بلکہ فطرت کے عین مطابق ہے۔

پس اس دوسرے پہلو کی طرف بھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے روشنی ڈالوں گا کیونکہ گزشتہ خطاب کے بعد مجھے ایسے پیغامات ملے ہیں جس میں کچھ لوگ بےچارے پریشان سے ہوکے رہ گئے ہیں۔ کہتے ہیں آپ نے تو کہا ہے اور قرآن اور حدیث کے حوالے سے کہا ہے کہ خدا کی محبت کے سوا باقی سب کچھ فانی، جھوٹ ہے۔ سب قصہ ہے اس کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ تو ہمیں تو اپنے ایمانوں پر شبہ پڑ گیا ہے۔ ہم تو اپنے ماں باپ سے بھی محبت کرتے ہیں، اپنے پیاروں سے بھی محبت کرتے ہیں، بیویاں خاوندوں سے محبت کرتی ہیں، خاوند بیویوں سے کرتے ہیں۔ ہم کہاں جائیں گے اگر یہ سب شرک ہی کی نشانی ہے۔ اگر ان محبتوں کے نتیجے میں ہم خدا کی محبت سے محروم ہو جائیں گے تو ہمیں سمجھائیں کہ پھر کیا علاج ہے۔ ہم کیسے اس مقصد کو پالیں جو آپ نے اللہ کی محبت کے حوالے میں بیان فرمایا۔ تو میں پھر اس مضمون کی طرف لوٹوں گا مگر سر دست ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو دل کے اوپر ایک غیر معمولی، ایک بہت ہی گہرا اثر کرنے والی حدیث ہے۔ دل پہ قابض ہو جاتی ہے اور لیکن یہ ایک ایسی حدیث ہے جسے سمجھنا آسان بھی نہیں ہے، کئی غلط فہمیاں بھی ہو سکتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے پاس کوئی جنگی قیدی لائے گئے جن میں عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت جس کسی بچے کو دیکھتی اس کو دودھ پلانا شروع کر دیتی، اس سے محبت کا اظہار کرتی۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ دیوانی ہو گئی ہے۔ اس کیفیت کو جب دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ ہاں اس کا قصہ یہ تھا کہ اس کا بچہ کھویا گیا تھا اور چونکہ بچے سے پیار تھا اس لئے اس کے حوالے سے ہر بچے سے پیار ہوگیا۔ ہر بچہ اپنا دکھائی دینے لگا۔ اور یہی مضمون ہے جو ایک عرب شاعر نے اس حوالے سے بیان کیا ہے کہ میرا بھائی جس مقام پر دفن ہے وہ اگرچہ الگ مقام ہے لیکن مجھے تو جہاں بھی کوئی قبرستان دکھائی دیتا ہے اس کا نام وہی لگتا ہے جو میرے بھائی کے مدفن کی جگہ کا نام ہے۔ میں ہر قبر پر اسی طرح گریہ و زاری کرتا ہوں جیسے اپنے بھائی کی قبر پر گریہ و زاری کرتا تھا۔ کیونکہ یاد رکھو کہ ایک غم دوسرے غم کو ابھار دیا کرتا ہے، ایک محبت دوسری محبت کو چھیڑ دیتی ہے۔ پس یہی کیفیت اس عورت کی تھی کہ جس بچے کو دیکھتی اسے سینے سے لگا لیتی، اسے دودھ پلاتی، اس سے پیار کا اظہار کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس عورت کو دکھا کر صحابہ سے پوچھا کہ بتاؤ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے وہ کیسے بندوں کو آگ میں پھینک دے گا۔

اب یہ جو مضمون ہے یہ بہت ہی لطیف ہے بہت ہی دل پر اثر پیدا کرنے والا ہے مگر اس کی حکمت

باعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔آئی۔اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

MTV AHMADIYYA

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

SKY

TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

سمجھنی ضروری ہے۔ ورنہ یوں معلوم ہوگا جیسے قرآن کریم کے ان تمام وعید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم غلط قرار دے رہے ہیں جہاں جہنم کی باتیں ہیں اور بڑے یقین اور تحدی کے ساتھ فرمایا جا رہا ہے کہ لازماً یہ بات ہو کے رہے گی اور خدا کی طرف سے ایک "حقاً" وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا کہ لازماً جہنم کو بد لوگوں سے بھر دیا جائے گا۔

تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ حدیث اس کے مقابل پر کیا معنے رکھتی ہے اور حدیث بھی ایک عام کتاب کی نہیں بلکہ بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے جو مستند کتابوں میں سے ایک اہم مستند کتاب ہے۔ تو اصل بات یہ ہے کہ یہاں اس مضمون کی چابی لفظ بندے میں ہے۔ وہ بچے جو ماؤں کے بچے نہیں بن کے رہتے جو ماؤں کے بچے ہوتے ہوئے بھی غیروں کے ہو جاتے ہیں بسااوقات مائیں ان کو بددعائیں بھی دے دیتی ہیں۔ اور خود میرے سامنے ایک ایسا واقعہ ہوا کہ ایک عورت نے بستر مرگ پر اپنے بچے کو بددعا دی صرف اس لئے کہ اس کا خدا سے تعلق ٹوٹ گیا تھا۔ اور چونکہ اس عورت کا خدا سے گہرا تعلق تھا اس لئے اس نے بددعا دی اور میں حیران رہ گیا۔ لیکن اس وقت میں سمجھا کہ خدا کا عشق اس پر اتنا غالب ہے کہ اپنے بیٹے کو بددعا دے رہی ہے کیونکہ اس کا خدا سے تعلق ٹوٹ گیا تھا۔ پس یہ چیز حقیقتاً ممکن ہے اور انسانی فطرت میں بھی اس کے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا بیان کرتے ہوئے شیطان کے ساتھ ایک گفتگو کو ایک تمثیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے غلاموں کی ہر کامیابی پہ خوش ہوتے تھے اور اپنے غلاموں کی کسی کامیابی پر آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔

جب شیطان نے یہ کہا کہ تو یہ جو مخلوقات ہیں آدم کی اولاد ان پر مجھے اپنا اثر ڈالنے کے لئے قیامت تک کے لئے چھٹی دیدے اور پھر دیکھ کہ کتنے ہیں جو تیرے ساتھ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چھٹی ہے۔ تو اپنے گھوڑے بھی چڑھا لا ان پر، اپنے پیادے بھی لے آ۔ ان کے آگے سے، پیچھے سے دائیں اور بائیں سے ان پر حملے کرو اور جو کچھ بن سکتا ہے بناؤ اور ان بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرو مگر یہ یاد رکھو جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی دسترس نہیں ہوگی۔ جو تیرے ہیں تو ان کو لے جا وہ تو میرے نہیں ہیں۔ اور پھر قیامت کے دن میں تجھے بھی اور ان کو جنہوں نے تیرا ساتھ دیا تھا جنہوں نے مجھ سے بندگی کے تعلق توڑ لئے تھے آگ میں پھینک دوں گا۔ تو یہ جو حدیث ہے یہ قرآن کریم کی اس آیت کے حوالے سے حل ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ تم اگر خدا کا بندہ بننا سیکھ جاؤ اگر اس کے بندے ہو جاؤ اور عبادالرحمن والی صفات اپنے اندر پیدا کرو تو خدا کی قسم خدا تمہیں کبھی آگ میں نہیں ڈالے گا۔ ناممکن ہے کہ تمہیں آگ چھوئے اور اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اور اس دنیا میں بھی اس مضمون کو اطلاق فرمایا ہے۔ فرمایا بڑے بڑے ابتلا آئیں گے دنیا میں خوفناک جنگیں ہوں گی بڑی بڑی ہلاکتیں ہیں جو تمہارے سامنے مونہہ پھاڑے کھڑی ہیں لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آگ تو ہے مگر جو خدائے ذوالعجائب سے محبت کرتے ہیں ان پر آگ حرام کر دی جائے گی۔ پس اس دنیا کی جہنم سے بچنے کا بھی یہی طریق ہے کہ ہم اللہ کے بندے بن جائیں۔ اور بندہ بنے بغیر یہ توقع رکھنا کہ خدا کا رحم غالب ہے یہ حماقت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے اس مضمون کو خوب کھول کر الگ الگ بیان فرما دیا ہے۔ اس میں کوئی جذباتیت نہیں ہے، گہرے حقائق ہیں جو قرآن اور احادیث ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اظہار محبت کے متعلق کیسے آپؐ خدا کی محبت اور پیار اور جلال کے احساس سے لرزاں ہو جایا کرتے تھے ایک حدیث ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی "والسمٰوت مطویات بیمینه سبحانه و تعالیٰ عما یشرکون"۔ کہ آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں یا لپیٹے جائیں گے۔ پاک ہے وہ ان باتوں سے جو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں ایک بلند شان بادشاہ ہوں۔ تمام بادشاہوں میں سب سے بڑھ کر۔ اور میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم خدا کے مجد اور بزرگی کے اس بیان کو اس طرح دہرانے لگے اور ایسے وجد میں آئے کہ راوی بیان کرتا ہے کہ سارا منبر لرزنے لگا۔ اور اس قوت اور شان کے ساتھ اس گہرے جذبہ عشق کے ساتھ آپؐ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے لگے اور یہ فقرے بار بار دہرانے لگے کہ ہمیں ڈر تھا کہ منبر اس لرزش سے ٹوٹ کر کہیں آپؐ کو بھی ساتھ نہ لے گرے۔ یہ وہ کیفیت تھی جو بنائے نہیں بنا کرتی، ایک بے اختیار کیفیت ہے۔

پس اس پہلو سے اگر ہم اپنی محبت کو جانچنا چاہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا اللہ کے ذکر پر ہمارے دل پر ایک زلزلہ طاری ہوتا ہے کہ نہیں۔ کیا ہمارے بدن اور روئیں روئیں میں خدا کا پیار دوڑنے لگتا ہے یا نہیں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور وہ ذکر محض ایک ذکر ہے جو زبان پر جاری ہوکر دوسرے کانوں تک تو پہنچتا ہے مگر دل تک نہیں پہنچتا تو پھر یہ محبت نہیں ہے۔ اس کا جو چاہیں نام رکھ لیں یہ محبت نہیں۔ خدا کا نام تو اتنا پیارا نام ہے کہ جب وہ محبت کرنے والے کے دل پر پڑتا ہے تو اس سے بڑی میوزک اور کوئی نہیں۔ اس سے اعلیٰ درجے کا پرسرور نغمہ ممکن نہیں ہے۔ ذکر الٰہی اپنی ذات میں ایک ایسا نغمہ ہے جس کی کوئی مثال دنیا کے نغموں میں نہیں ملتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اس ذکر الٰہی کے متعلق فرماتا ہے "تقشعر منه جلود" یہ ذکر تو ایک ایسی شان رکھتا ہے کہ خدا سے محبت کرنے والوں کے بدن پر ان کی جلدوں پر، جھرجھریاں طاری ہو جاتی ہیں۔ اور واقعۃً جب کسی سے محبت کا جذبہ بھڑکے تو کئی دفعہ انسان کانپ جاتا ہے اور ایک جھرجھری سی طاری ہو جاتی ہے۔ پس یہ وہ محبت کا انداز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ اس محبت کے بغیر ہماری زندگیاں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ہم حقیقت میں اللہ کی محبت کے دعوے تو کریں گے مگر محبت کی حقیقت کو نہیں پاسکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس محبت کے اظہار کو جس طرح، جس جس طریق سے بیان فرماتے ہیں اس کی کوئی مثال اس زمانے میں ہمیں دکھائی نہیں دیتی۔ درثمین کے حوالے سے جو میں نے مضمون شروع کیا تھا انشاء اللہ میں آئندہ کسی وقت اس کو آگے بڑھاؤں گا۔ چونکہ آج ہمیں باہر بھی جانا ہے اور وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے ہی سے ایک اور نظم سے میں یہ چند شعر آپ کے سامنے رکھتا ہوں

ہوائی سفر کے لئے — خدمت کے نئے انداز

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری —— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

تیرے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

اللہ تعالیٰ سے پوچھتے ہیں کہ بتا میں کن رستوں سے تیرے کوچے تک آؤں۔ کون سی خدمت ہے جو مقبول ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دل سے یہی سوال اٹھتے رہے جن کے جواب قرآن کریم میں نازل ہوتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی آتا ہے۔ آپ نے عرض کیا "ربنا ارنا مناسکنا" اے اللہ ہم چاہتے ہیں کہ تیری راہ میں وہ قربانیاں پیش کریں جو تجھے پسند ہیں مگر جانتے نہیں کہ وہ کیا ہیں۔ اس لئے تو ہمیں دکھا کہ یہ بھی قربانی کی راہ ہے جو مجھے پسند ہے۔ وہ بھی قربانی کی راہ ہے جو مجھے پسند ہے۔ تو راہیں کھول اور پھر ان راہوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ یہی جذبہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل سے اٹھتا ہے:

تیرے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں

ایک ہی رستہ دکھائی دیا ہے کہ محبت کروں اور خدا کے نام سے اپنی خودی کو جلادوں۔ تو جو بے نیازی کا مضمون ہے وہ بھی محبت کے ذریعے نصیب ہو سکتا ہے ورنہ ناممکن ہے کہ انسان دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے اللہ کی محبت کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری بھی ہے اور اس محبت کو نہایت ہی آسان اور پرلطف بنا دینے والا ہے۔

اب یہ نکتہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جب فرماتے ہیں کہ بے نیازی کرو تو کسی چیز سے، جب تک کسی اور سے اس سے بڑھ کر محبت نہ ہو، بے نیازی نہیں ہو سکتی۔ یہ قانون قدرت ہے جس پر لازماً عمل درآمد ہوگا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ کتنا ہی کسی سے پیار ہو اگر وہ اس کی گستاخی کرتا ہے جس سے زیادہ پیار ہے، اس کے رستے میں حائل ہوتا ہے جس سے آپ زیادہ محبت کرتے ہیں تو اچانک وہ بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کے دکھائی دے گا۔ اس کی ساری محبت زائل ہو جائے گی۔ پس فرمایا:

"خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں"

خدا کو اپنے اوپر طاری کردوں اور اپنی نفسانیت کے ہر پہلو کو خاکستر دوں۔

محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

فرمایا میرے دل میں تو آندھی چل پڑی ہے اللہ کی محبت کی۔ کیسے چھپاؤں؟۔ ہاں میرا جسم خاک ہو کے اڑ جائے اس آندھی سے تو یہ بھی مجھے منظور ہے۔ مگر کاش دنیا کو پتہ تو چلے کہ محبت الٰہی ہوتی کیا ہے۔

پس محبت کی راہیں سیکھنی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی سے سیکھی جائیں گی۔ اور اس دور میں اس محبت کے عنوان کو دوبارہ جس نے زندہ کیا ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پس آنحضورؐ کو دیکھنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھ سے دیکھیں اور خدا کو دیکھنا ہے تو محمدؐ رسول اللہ کی آنکھ سے دیکھیں۔ یہی ایک رستہ ہے جو محبت الٰہی پیدا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ سب قصے اور کہانیاں ہیں۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ اچھی بات اور سچی بات میں ایک طاقت ہے اور جو بھی سچی اور اچھی بات اختیار کرے گا وہ لازماً طاقتور ہوگا خواہ خدا نے اسے مامور کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ بھلائی کی طرف بلانے (دعوت الی الخیر) اور یامرون بالمعروف میں ایک فرق ہے۔ بھلائی کی طرف بلانا دعوت عام ہے جس کا تعلق دعوت الی اللہ سے ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کو سب سے خوبصورت بات قرار دیا گیا ہے۔ خیر دراصل خدا کی طرف بلانا ہے اور خدا کی طرف بلانے کا لازماً یہ مطلب ہے کہ نیک کاموں کی طرف بلایا جائے لیکن دعوت اور امر میں فرق ہے۔ لوگوں کو اختیار ہے کہ دعوت کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن جب تم معروف کی طرف بلاؤ تو تم صاحب امر ہو جاؤ گے اور انہیں اسے ماننا پڑے گا۔ حضور نے فرمایا کہ "یامرون بالمعروف" ایک عام نیکی کا حکم ہے جسے جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیت میں مذکور تین نہایت اہم امور یعنی دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق فرمایا کہ یہ تین باتیں اگر جماعت احمدیہ مضبوطی سے پکڑ لے تو ان کی دعوت الی اللہ میں بھی غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائے گی اور بنی نوع انسان ان کو اپنا سچا ہمدرد سمجھنے پر مجبور ہونگے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "عمل صالحاً" کا تعلق "یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر" سے بھی ہے کیونکہ اگر تم بدکردار ہو تو تم نیکیوں کی طرف بلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضور نے فرمایا کہ خلوص نیت کے ساتھ نیکیوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس مضمون کو مزید اجاگر فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح کو غور سے دیکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ ان نصائح پر عمل کریں گے تو وہ ساری رفعتوں کے وعدے جو دیئے گئے ہیں وہ ہمارے حق میں پورے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

یکم مارچ ۱۹۹۶ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ جویریہ حمید کے نکاح ہمراہ عزیزم امتیاز بدر ہاشمی ابن عبدالسلام مبشر ہاشمی صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر اسلام آباد (پاکستان) کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر خاکسار کی نمائندگی میں بچی کی طرف سے وکالت کے فرائض مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید سلیمان شاہ صاحب (مرحوم) نے ادا کئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ (مرزا حمید انور بیگ۔ سوئٹزرلینڈ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

BUSINESS
SYSTEMS
LIMITED

SOFTWARE DEVELOPMENT AND SALES

COMPUTER SCIENCE GRADUATES
ARE INVITED TO JOIN COMPUTER
PROFESSIONALS ASSOCIATION

TEL: 0181 946 5301
FAX: 0181 946 1275

Ask for N. Ahmad or H. Rehman

FOLMAN

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 : 0181-553 3611

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۵)

سلفر کے استعمالات، احتیاطیں اور وسیع فوائد کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۶ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۶ جون ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں سلفر پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سلفر کا عمومی مزاج میں نے بتایا تھا کہ مریض نہانے سے گھبراتا ہے اور اس کی عادات میں بے ترتیبی پائی جاتی ہے۔ چیزیں بھی بکھری ہوں گی۔ نہائے گا بھی نہیں۔ بدبو سارے اخراجات میں سے ہوگی۔ خاص طور پر پاؤں اور بغل میں سے بدبو آتی ہے۔ پسینے بدبودار نکلتے ہیں۔ اور اس کے جو بھی اخراجات ہیں ان میں بدبو کے علاوہ کچھ تیزابیت بھی پائی جاتی ہے جو کاٹتی ہے اور چیرتی ہے۔ لیکن مزاج کا ویسے گندہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خود بدبو سے سخت نفرت کرتا ہے یعنی بدبوؤں کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن بعض ایسے مریض ہیں جو Filthy ہیں۔ ان کے لئے سلفر دوا نہیں ہے بلکہ سورائینم ہے۔ سورائینم کا مریض اپنی بدبوؤں میں بھی رہے تو اسے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ لیکن سلفر کے مریض کو بدبو سے نفرت بھی ہے اور پھر بھی اخراجات میں بدبو ہے۔

بستر میں لیٹ کر، یعنی بستر کی گرمی سے تکالیف کا بڑھنا سلفر کی خاص علامت ہے۔ تکلیفیں بستر میں بڑھتی ہیں اور صبح سویرے بھی بڑھتی ہیں۔ مثلاً اسہال وغیرہ کی تکلیف اور کئی دوسری تکالیف صبح کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ دوپہر سے پہلے گیارہ بجے کا وقت سلفر کا خاص وقت ہے۔ بھوک اگر نہ بھی ہو تو گیارہ بجے کے قریب معدے میں کھجلی سی جیسے کھرچن ہو، وہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اسہال میں تیزابیت اور جلن پائی جاتی ہے۔

عورتوں کے پانی آنے میں اور دوسری بیماریوں میں یہی چیز نمایاں رہتی ہے۔ اگر یوٹرس میں کوئی انفیکشن ہے یا وہ جو پرسوتی بخار ہو جاتا ہے ان کو بعض دفعہ پلیسنٹا رک گیا ہے یا کوئی ٹکڑا رہ جاتا ہے تو اس کے ڈسچارج ہیں۔ یہی باتیں ہیں بدبو بھی اور جلن بھی۔

ہر قسم کی جلد کی بیماری کی شکلیں اس میں ملتی ہیں۔ جلدی بیماریوں کی چوٹی کی دوا ہے اور ایک لمبے عرصے تک میں ابتدا سلفر سے کیا کرتا تھا روٹین کے طور پہ۔ اور بہت بھاری تعداد میں مریضوں کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا تھا۔ یا فائدہ پہنچتا تھا یا اصل علامتیں ننگی ہو کر سامنے آ جاتی تھیں۔ سلفر کی خوبی یہ ہے کہ اگر آپ اس کو At Random بھی دیں یعنی بغیر علامات کے ملنے کے تو جلدی بیماریوں میں یا اگر اس جیسی ہوئیں تو ٹھیک کر دے گی۔ یا پھر نتھار کر اصل کیس سامنے لے آتی ہے۔ پس سلفر دینے کا نقصان کوئی نہیں۔ سلفر سے اگر جلد کی بیماری پہلے نہ ہو اور سلفر دینے سے جلد پر اثر ظاہر ہو تو ایک تو اچھی بات ہے کہ اس نے گلینڈز کو آرام پہنچایا ہے۔ اور گلینڈ کی تکلیف کو یعنی غدودوں کی تکلیف کو باہر لائی ہے۔ لیکن باہر جھاڑو دینے کا کام نکس وامیکا سے لیا جاتا ہے۔ اندر کی تکلیف یہ جب باہر لائے تو نکس وامیکا اس کو آرام دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ سلفر کی بجائے بہت گہرا سورک مرض ہو یعنی جلدی مرض بہت گہرا ہو اور وہ پوری علامتوں کے ساتھ باہر آئے۔ اس میں صرف اس کی نشاندہی ہوگی۔ نکس وامیکا اس طرح کام کرتا ہے مثلاً کہ خارش کے لئے آپ نے سلفر نہیں دی۔ پائلز ہیں اس میں سلفر دے دی۔ اور کوئی جگر کی خرابی کی علامتیں ہیں ان میں سلفر دے دی۔ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کچھ اس کی دبی ہوئی جلدی تکلیفیں ہیں تو کچھ اس کا اثر جلد ہی اندر ریلیف دے گا۔ گلے کو دے یا گلینڈز کو، کسی جگہ دے۔ تو جب بھی سلفر کی ریلیف ہو تو جلد پر کچھ خارش، ہاتھوں میں کھجلی اس قسم کی ظاہر ہوتی ہیں تو عمومی معمولی معمولی جلدی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے نکس وامیکا ٹھیک ہے لیکن اگر سارا جسم بھڑک اٹھے اور بڑے بڑے چھالے نمودار ہو جائیں اور رسٹاکس کی علامتیں ہوں تو رسٹاکس ہی دینی پڑے گی۔ اگر اس کی بجائے سلیشیا کی علامتیں ظاہر ہو جائیں۔ Infectious چھالے اور جلد ساری گلی ہوئی تو سلیشیا دینی پڑے گی۔ بعض دفعہ سلفر، سورائینم میں بدلتا ہے۔ سورائینم کی علامتیں بڑی کھل کر واضح ہو جاتی ہیں۔ گریفائٹس میں علامتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تو سلفر کی خوبی یہ ہے کہ یہ جلد کی اصل علامتوں کو بھی ظاہر کرتا ہے اور اندرونی تکلیفوں کو کچھ جلد کی طرف دھکیلتا ہے۔

سلفر کے مریض کو پیاس عموماً زیادہ لگتی ہے۔ بھوک کے معاملے میں لائیکوپوڈیم سے ملتا ہے۔ بھوک بہت ہے مگر کھانا چند لقمے کھایا اور بھوک ختم ہوگئی۔ یہ خاص جگر کی تکلیف ہے۔ جگر میں اگر یرقان نہ بھی ہو، اس سے ملتی جلتی کوئی تکلیف ہو تو یہ بھوک جگر کی خاص علامت ہوتی ہے۔ بھوک پوری لگی ہے یا بعض دفعہ تھوڑی تھوڑی لگی ہے، مٹ بھی جاتی ہے۔ مگر کھانے کے ایک دو لقمے سے ہی پیٹ بھر جاتا ہے۔ تو سلفر اور لائیکوپوڈیم اس لحاظ سے بہت ملتی جلتی دوائیں ہیں۔

جہاں بھی جلد کے اوپر رگڑ لگے یا دباؤ آئے۔ وہاں پر Corns بن جائیں گے یا کھرنڈ سے آ جائیں گے۔ کیونکہ ذرا بھی بوٹ کہیں ایک طرف لگ جائے تو وہاں جلد کے اوپر خشک ابھار پیدا ہو کر نیچے درد پیدا کرتا ہے۔ Corns بھی اسی لئے زیادہ بن جاتے ہیں اور درد پیدا کرتے ہیں۔ ناخن بھی اندر جانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو پاؤں کے لحاظ سے بہت ہی نازک ہو جاتا ہے آدمی۔ اور اسی طرح جلد میں دوسری جگہ بھی جہاں رگڑیں لگیں گی وہاں ابھار آئیں گے۔ یہ جو علامت ہے۔ یہ اصل میں گہرا سورائسس ہے جو اس طرح اپنی شکل باہر نکالتا ہے۔

سورائسس کا اردو ترجمہ چنبل ہے۔ چنبل بہت ہی ضدی اور خبیث قسم کی بیماری ہے جو الا ماشاء اللہ پیچھا چھوڑتی ہی نہیں اور عموماً زندگی بھر کا ساتھ دیتی ہے اور اس کا ایلوپیتھی سے علاج کرتے ہیں تو دبتی ہے اور اندرونی طور پر ضرور کوئی تکلیف پیدا کرتی ہے۔ پھر جب ابھرتی ہے تو جلد پر واپس آتی ہے اور پھر پورے غصے کے ساتھ واپس آ جاتی ہے۔ اس کے مزاج میں سلفر بھی ہے اور سورائینم بھی ہے۔ اب جو علامت ہے نا سلفر کی یہ Typical چنبل سے تعلق رکھتی ہے۔

یہ جو جلد کا حساس ہونا ہے اور جہاں بھی رگڑ لگے یا زیادہ دباؤ پڑے وہاں جو جلد کا ری ایکشن ہے بعض دفعہ کینسرس (Cancerous) ہو جاتا ہے۔ اس لئے آغاز ہی میں اس کا سلفر سے علاج ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ سورائسس بن جاتا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ کینسرس جلد کی بیماریاں بن جاتی ہیں۔

سلفر، نیلے خون کی وریدوں کے لئے خاص دوا ہے۔ وریدوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ Varicose Veins بہت نمایاں ہیں۔ یہ بہت تکلیف دہ اور بڑی ضدی بیماری ہے۔ عموماً عورتوں کو ہوتی ہے کیونکہ جن کو حمل میں بوجھ پڑتا ہے انکے خون کی رگوں میں اس پریشر کی وجہ سے، ان میں جو لچک ہے وہ پوری نہیں رہتی۔ تو وہ پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں اور نیلی رگوں میں جو وریدیں ہیں ان میں خاص طور پر بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

اور بعض دفعہ ٹانگ میں Thrombosis ہو جائے۔ یہ بھی عام طور پر عورتوں میں، مردوں کی نسبت زیادہ ملتا ہے کیونکہ حمل کے پریشر میں ٹانگوں وغیرہ میں Thrombotic Tendencies پائی جاتی ہیں۔

ویری کوز وینز، میں نے بتایا ہے کہ ضدی مرض ہے لیکن فرق ضرور پڑ جاتا ہے، اگر دوائی صحیح ہو۔ اس لئے اس کا نشانہ صحیح ہونا ضروری ہے۔ دیکھنے میں ایک ہی مرض لگتا ہے لیکن اس مرض میں کئی Complications ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ کو ویری کوز وینز کی سب دوائیں ازبر ہونی چاہئیں۔ ان کا فرق یاد رکھنا چاہئے۔ عام طور پر اگر روٹین میں آپ نے کام کرنا ہے تو آرنیکا کی ایک اونچی خوراک دینے کے بعد سلفر سے علاج شروع کریں اور سلفر کے نیچے پھر ایسکولس۔ ایسکولس کی پہچان یہ ہے کہ اس میں جو ویری کوز وینز ہیں۔ ان میں احساس یہ ہے کہ جیسے گل جائیں گی اب۔ پیپ بننے والی ہے۔ اور بڑا ہی بے ہودہ سا پکنے والا رنگ آتا ہے مگر ہوتا کچھ نہیں۔ یہی علامت اس کے مسوں میں ہے۔ جب بواسیر ہو تو اسی قسم کے مسے ہوتے ہیں اور اس میں رساؤ کا احساس ہے مگر رساؤ بنتا نہیں۔

سلفر ۲۰۰ میں دینی چاہئے اکثر۔ چھوٹی بھی دیتا ہوں۔ جگر کے پرانے کیس میں بعض دفعہ ۳۰ کام آتی ہے۔ سلفر کی جو خاص طور پر علامت وہاں بھی ہوگی کہ جلن ہوگی اس میں۔ ویری کوز وینز میں Burning اور Stinging - یہ ہیمورائیڈز میں بھی سلفر میں پائی جاتی ہے، ویریکوز وینز میں بھی پائی جاتی ہے۔ سلفر میں ویری کوز وینز میں Rupture کی Tendency بھی پائی جاتی ہے۔ پھٹ کر Bleed کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ بعض دفعہ سیریس بلیڈنگ ہوتی ہے۔ تو ویری کوز وینز کے ساتھ سلفر کا جو تعلق ہے اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو شروع میں بھی دیا جاسکتا ہے یعنی بطور روٹین کے دے کر اس کا اثر دیکھیں۔ نہ فائدہ ہو تو پھر دوسری دواؤں کی طرف توجہ کریں۔

عورتوں کی مینوپاز میں بھی سلفر اچھی دوا ہے۔ عام طور پر روٹین میں پلسٹیلا دی جاتی ہے۔ کیونکہ پلسٹیلا کی طرح عورتوں کو Flashes ہوتے ہیں کیونکہ Menses بند ہوتے ہیں اس وقت Flashes آتے ہیں اس لئے انسان کا دماغ پلسٹیلا کی طرف جاتا ہے مگر خالی پلسٹیلا میں نے کافی استعمال کرکے دیکھی ہے۔ مجھے اس کا خاص فائدہ نظر نہیں آیا۔ لیکن بیلاڈونا اور پلسٹیلا ملا کر دیتا تھا تو اس سے فرق زیادہ پڑتا تھا لیکن سلفر اکیلی خود بہت اچھی ہے اس میں۔ Aggravation میں میں نے بتایا تھا کہ رات کو بستر میں تکلیف بڑھتی ہے لیکن اس میں After Sleep Aggravation ہے وہ بھی نمایاں ہے۔ تبھی صبح کے وقت ہوتی ہے یعنی پوری نیند کے بعد جب آنکھ کھلتی ہے تو اس وقت بھی بڑھتی ہوئی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور کھڑا ہونا اس کے لئے مشکل ہے۔ کھڑے ہونے سے، تھوڑا سا بھی کھڑا ہونے سے کئی تکلیفیں اس کی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور کھڑا ہونا مریض کو پسند نہیں۔ چلنے میں اتنی تکلیفیں نہیں ہوتیں۔ تو یہ وہ برائیونیا والا قصہ نہیں ہے۔ برائیونیا میں چلنے سے تکلیف ہوتی ہے کھڑا ہونے سے نہیں ہوتی۔ جس مرض میں کھڑے ہونے سے تکلیفیں بڑھتی ہوں بعض لوگ کام چھوڑ دیتے ہیں، مزدوری کا، اس لئے کہ ان کو کھڑے ہو کر کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض عورتوں کے لئے کھڑے ہو کر کھانا پکانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ تو اس میں سلفر کی چند خوراکیں اس رحجان کو ٹھیک کر دیتی ہیں۔

آپ کو میں نے بتایا تھا کہ نہانے سے مریض کو نفرت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نہانا اس کو سوٹ ہی نہیں کرتا۔ سلفر کو اگرچہ گرم مریض ہے۔ لیکن نہانے سے ایسے لوگوں کو عموماً نزلہ، گلا خراب، زکام کوئی بھی Nasal انفکشن وغیرہ ہو جاتی ہے تو زکام ہونے کا رحجان نہانے کے بعد زیادہ ہے۔ تو اس کا بھی کچھ اثر ہوگا طبیعت پہ اس لئے لوگ گھبراتے ہیں۔ نہانے کے بعد اگر نزلہ ہو تو اس کا علاج ایکونائیٹ اور سلفر۔ فوری طور پر ایکونائیٹ دیا جائے کیونکہ سلفر کا جو فوری طور پر کام کرنے والا تبادل ہے وہ ایکونائیٹ ہے۔ پھر سلفر۔ ان دو کے اندر ہی خدا کے فضل کے ساتھ وہ مرض ٹھیک ہوچکتا ہے۔

لیکیسز کی طرح اٹھنے پر بھی تکلیف یعنی سونے کے بعد تکلیف۔ لیکن سونے کے دوران بھی تکلیف ہوتی ہے۔ سونے کے دوران جو تکلیف ہے یہ جسمانی

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPPURTUNITY

Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.

For Further Details contact:
DR H KHAN , 5 YORK STREET, BATLEY,
W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

تکلیف نہیں ہے بلکہ Infectious Diseases جو مواد خارج کرتی ہیں اس کے نتیجے میں ذہن پر اثر پڑتا ہے۔ Extremetics سے اگر Gout اندر کی طرف منتقل ہو یا دل پر اثر ڈالے تو سلفر کھانے سے گاؤٹ میں Aggravation ہوگی کناروں پہ۔ یعنی پاؤں میں انگلیوں میں۔ لیکن نقصان دہ نہیں ہے۔ اگر سلفر کے بعد گاؤٹ ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اندر خون میں پھر رہا تھا۔ سلفر نے اس کو صاف کیا ہے اور گاؤٹ بڑھ گیا ہے، نمایاں ہوا ہے۔ اس کا اثر اتنا نمایاں ہوتا ہے کہ مریض کو آپ رات کو سلفر دیں تو آدھی رات کو پاؤں کے گاؤٹ کے درد کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل جائے گی۔

پھیپھڑوں کی بیماریوں میں سلیشیا اور سلفر سے احتیاط لازم ہے۔ اگر اونچی طاقت میں دیں گے تو خطرناک ردعمل پیدا کر سکتی ہیں۔ اس لئے اگر ان کو استعمال کرنا ہے تو شروع میں چھوٹی طاقت میں رکھ کر، درمیانی ۳۰ طاقت، اس میں ایک دو تجربے کر لیں۔ اگر فائدہ ہے تو آہستہ آہستہ طاقت بڑھائیں ورنہ ہاتھ کھینچ کر مریض کو Tone Up کرنے کے لئے جو مددگار دوائیں ہیں وہ پہلے دیں۔

جو لوگ کوئلے کی کانوں میں کام کرتے ہیں یا کوئلے سے انکا رابطہ ہے کسی طرح کا۔ دوکان ہے کوئلے کی یا کوئلے جلاتے ہیں۔ ان کو سلفر کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ کوئلے کے جو اخراجات ہیں اس کو سلفر انٹی ڈوٹ کرتی ہے اور کوئلے کے تعلق میں کاربوویج کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے اور گریفائٹس کی بھی۔ یہ تین دوائیں ہیں جن کا خصوصیت سے کوئلے سے تعلق ہے لیکن سلفر میں جلن اور Consumption, اور Overactivation اور Catabolism بڑھ جائے۔ یہ علامتیں زیادہ کوئلے کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور کاربوویج اور گریفائٹس میں اس کے برعکس چربی کا بننا زیادہ اور نسبتاً سستی اور موٹاپا لیکن کاربوویج اور گریفائٹس کے موٹاپے میں فرق یہ ہے کہ گریفائٹس کا مریض Muscular اور Strong ہوتا ہے اور کمزوری اس میں نہیں پائی جاتی لیکن کاربوویج کے مریض جو میں نے پہلے بیان کیا تھا ایسی عورتیں جو بہت موٹی ہو جائیں چربی اکٹھی ہو جائے اور Consumption نہ ہوسکے، وہ کاربوویج ہے۔ ملتی جلتی دوائیں ہیں۔ لیکن اگر آپ غور سے ان کا فرق معلوم کرلیں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ فوراً آپ پہچان جائیں گے کہ کس مرض سے اس کا تعلق ہے۔ اور مرض بھی آہستہ آہستہ پہچان لیں گے۔

خسرہ Measels میں سلفر عموماً بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اس میں ہر طرح کی ادھر ادھر کی دوا ٹرائی کرنے کی بجائے سلفر ہی دینی چاہئے۔ عموماً آرسنک اور سلفر میں نے خسرہ میں بہت مفید دیکھی ہیں۔ جب جلن اور بےچینی بڑھ جائے اور اگر خطرہ ہو کہ اندر نہ حملہ کردے تو آرسنک۔ سلفر میں بھی جلن پائی جاتی ہے اور اندر حملہ ہونا اس کا سلفر کے مزاج میں داخل ہے۔ اندر کے حملہ کو باہر نکالے گی لیکن بےچینی میں فرق ہے ایک۔ سلفر میں جلن بھی ہے اور اندر کی طرف آگ لگا ہونا۔ اس کو نکال کے باہر پھینکے گی اور جلد پر بھی یہ سکون دیتی ہے لیکن آرسنک میں بےچینی اس کے علاوہ ہے۔

ویکسی نیشن کے جو بداثرات ہوتے ہیں ان میں کیا کیا چیزیں کام آتی ہیں، تھوجا، آرنیکا — آرنیکا تو پہلے دیا جائے پھر اچھا ہوتا ہے۔ دو قسم کے اثرات ہیں۔ میلینڈرینم اور تھوجا یہ دو چوٹی کی دوائیں ہیں اور سلفر بھی۔ آرنیکا بھی ہے۔ آرنیکا تو ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ ہو کوئی بھی ہو۔ جسم میں ٹیکے کے ردعمل کے طور پر جو دکھن پیدا ہوتی ہے وہ دراصل ویکسین کی وجہ سے نہیں ہوتی ویکسین میں ملاوٹ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک ہے Typical ویکسین کا ری ایکشن۔ Typical ویکسین کا ری ایکشن وہ ہوتا ہے جس میں مرض کو دور کرنے کے لئے وہ دوا دی جاتی ہے اور اسی مرض کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً کالی کھانسی کا علاج کیا تو کالی کھانسی کا دورہ پڑے۔ اس میں آرنیکا نہیں ہے۔ اس میں ویکسین کے اثرات کو مٹانے کے لئے یہ تین چوٹی کی دوائیں ہیں۔ سلفر، میلینڈرینم اور تھوجا۔ علامتیں دیکھ کر جس کے ساتھ زیادہ تعلق ہو وہ دوا دیں۔ آرنیکا جو میں پہلے بتا چکا ہوں وہ جسم کی دردوں اور بخار کی عمومی علامات سے تعلق رکھتی ہیں۔ بعض دفعہ یہاں بچوں کو ٹیکے لگتے ہیں تو طبیعت بڑی خراب ہوتی ہے۔ کھانا بھی چھوڑ دیتے ہیں اور جسم میں دردیں ہوتی ہیں۔ میں نے آرنیکا کو دیکھا ہے۔ ایک دو خوراکیں دے دیں اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

سلفر کے مریض کو فلسفی بننے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ اور اگر کچھ دوسری علامتیں ہوں اور فلسفہ Mania کی حد تک پہنچ جائے یعنی جنون کی حد تک انسان فلسفی بنے۔ ایسے آدمی اکثر اپنی آنکھیں بھی بند رکھتے ہیں۔ فلسفی بن کر۔ اور بات ہی نہیں کرتے یوں کھو جاتے ہیں۔ خاص انداز ہے ان کے فلسفی بننے کا۔ کچھ علامہ اقبال سے مشابہت بن جاتی ہے۔ وہ Typical کیس ہے۔ فلسفی بننے کا شوق۔ اس کا علاج سلفر ہے۔ سلفر کی ایک دو خوراکیں دیں تو کافی فرق پڑ جائے گا۔

بعض لوگ تجارتی فلسفی بھی ہوتے ہیں اور وہ بیویوں کے لئے تو عذاب بنے ہوتے ہیں بےچارے۔ ہر وقت سکیمیں بنا رہے ہیں۔ میرے پاس بھی آتے رہتے ہیں کئی کہ اب ہم نے اتنی زبردست سکیم بنائی ہے کہ آپ دیکھیں کہ دعا کی بس کسر رہ گئی ہے۔ وہ آپ کمی نہ کرنا کہیں۔ کیونکہ دعا کی آنچ میں کمی آئی تو آپ ذمہ دار ہیں ہماری طرف سے سب کام مکمل اور لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔ بعض وعدے بھی لکھوا دیتے ہیں جماعت کے لئے کہ جتنی نئی مساجد بنیں گی وہ میں ادا کروں گا۔ اور گزارہ کر رہے ہیں قرض سے۔ کیونکہ وہ Philosophic Maniac ہیں ایک قسم کے۔ لیکن فلاسفر سے زیادہ Economic Maniac ہیں۔ اور کوئی کام نہیں کرتے گھر میں پڑے سوچتے ہیں۔ سکیمیں بناتے ہیں۔ کچھ تھوڑا بہت جو سرمایہ کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے تو بیوی کے زیور بیچ کر اس کو لگا دیتے ہیں اور بعض دفعہ خالی ہو کے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سوچتے رہتے ہیں کہ اب کے ہوا اب کے۔ انکا علاج سلفر ہے ان کی بیویاں چپ کرکے انکو پانی میں سلفر ملا کے دینا شروع کردیں تو انشاء اللہ فرق پڑے گا۔ جو دو چار چوڑیاں رہ گئی ہیں وہ بچ جائیں گی۔ ہر Economic Schemist کو جس کو کام نہ کرنا آئے سوچنا صرف آتا ہے اس کو سلفر دینا ضروری ہے۔

اس کو بھی Migrain وغیرہ کی Sick Headaches ہوتی ہیں۔ اور عام طور پر اس کا دورہ ہفتے میں ایک مرتبہ پڑتا ہے۔ سلفر میں۔ آرسنک میں ہفتے کا بھی چکر ہے، پہلے دن کا بھی ہے اور اکیس دن کا بھی۔ لیکن اس میں عام طور پر ہفتہ وار ایک آدھ دفعہ ہوتی ہے۔ اور متلی ہو خاص طور پر اس میں یہ اچھی ہے۔

سلفر میں رات کو بستر کی گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اس لئے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ سر درد کو بھی گرمی سے تکلیف بڑھے گی لیکن گرمی سے اس کو آرام آتا ہے اور گرم کمرے میں سر درد کو سکون ملتا ہے۔ اسی طرح گرم ٹکور سے، ہلکی ٹکور، بہت تیز گرم نہیں مگر ٹکور کی جائے تو سر درد کو فائدہ پہنچتا ہے۔

آنکھوں کے سامنے ہر قسم کے رقص ہوتے ہیں چنگاریوں کے، شعلوں کے اور مختلف قسم کے رنگوں کے۔ کبھی کبھی سر نیچے سے ایک دم اٹھائیں تو دن کو تارے نظر آتے ہیں۔ یہ چیزیں سلفر میں بھی پائی جاتی ہیں اور ہر قسم کی چیزیں اس میں دکھائی دیتی ہیں۔ ستارے۔ زگ زیگ رنگ اور یہ عام طور پر سر درد کی وارننگ ہے۔ سر درد جب شروع ہونے والا ہو تو اس سے پہلے اس قسم کی چیزیں آنکھوں کے سامنے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں تو جہاں یہ علامتیں ظاہر ہوں اور سر درد کا تجربہ ہو کہ وہ آئی تھی اس وقت شروع میں ہی سلفر دے دی جائے تو سر درد پھر ہوگا ہی نہیں۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلوی پارلیمنٹ کے نقیب کا عصا

ہر چیز کی اہمیت وقت اور مقام کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ چھڑی بہرحال چھڑی ہے خواہ بادشاہ کی ہو یا فقیر کی۔ لیکن ایک چھڑی (Rod) ایسی ہے جس کے بغیر پارلیمنٹ کے کام رک سکتے ہیں۔ یہ چھڑی آسٹریلیا کے ایوان بالا (سینیٹ) کے نقیب (Usher) مسٹر راب ایلیسن کی ہے جس کے ٹوٹنے سے بڑی پریشانی پیدا ہوئی۔

ہوا یوں کہ آسٹریلیا کے گزشتہ انتخابات کے بعد نئی پارلیمنٹ کا افتتاح سر ولیم ڈین، گورنر جنرل نے کرنا تھا (جو کہ ملکہ برطانیہ کے نمائندہ ہیں) جس میں سیاہ چھڑی کے نقیب مسٹر راب (Usher of the Black Rod) کا بھی ایک کردار تھا اور ان کی چھڑی کا بھی۔

پارلیمنٹ کے افتتاح سے ایک روز قبل مسٹر راب اپنی چھڑی پالش کی غرض سے اپنے گھر لے آئے تھے۔ جب غسل خانہ میں وہ چھڑی کی جھاڑ پونچھ کر رہے تھے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور جب اس سے فارغ ہو کر واپس آئے تو چھڑی گر کر ٹوٹ چکی تھی۔ اور زمین پر یوں پڑی تھی جیسے عین فٹ بال کے میچ کے دوران کسی کھلاڑی کی ٹانگ ٹوٹ جائے۔ یہ چھڑی ۱۶۴۵ میٹر لمبی سیاہ آبنوس کی لکڑی سے بنی ہوتی ہے جس کے تین حصے ہیں جن کے درمیان جوڑ ہوتے ہیں۔ بس ایک جوڑ ٹوٹ گیا تھا۔ چھڑی کے دستہ پر حکومت آسٹریلیا اور تاج برطانیہ کا نشان کندہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت مکینک بلائے گئے اور چھڑی کی مرمت کروائی گئی۔

برطانوی روایات کے مطابق جن پر آسٹریلیا میں بھی عمل ہوتا ہے جس وقت ایوان زیریں (ایوان نمائندگان یا ہاؤس آف کامنز) کا اجلاس ہو رہا ہو برطانوی تاجدار بادشاہ یا ملکہ یا ان کا نمائندہ (گورنر جنرل) ایوان میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب گورنر جنرل نے ایوان سے خطاب کرنا ہو تو وہ سینٹ کے نقیب کو حکم دیتے ہیں کہ ارکان اسمبلی کو کہیں کہ سینٹ کے ہال میں آجائیں۔ جس پر نقیب (جس نے کالے رنگ کا لمبی دم والا کوٹ، تنگ پہنچوں والی برجس، عدالتی بوٹ، سیاہ دستانے پہنے ہوتے ہیں تلوار جسم پر آویزاں کی ہوتی ہے اور ہاتھ میں مذکورہ بالا عصا یا چھڑی پکڑی ہوتی ہے) ایوان زیریں میں آکر تین بار چھڑی سے دروازہ پر زور سے ٹھوکر لگاتے ہیں۔ جس پر ایوان زیریں کا نقیب (Serjeant at Arms) دروازہ سے باہر جھانک کر دیکھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ "کون ہو" جب اس کو بتایا جاتا ہے تو پھر وہ تسلی کرتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی سپاہی تو نہیں اور جب دیکھتا ہے کہ کسی رکن پارلیمنٹ کی گرفتاری کا خطرہ نہیں تو پھر وہ ایوان کو بتاتا ہے اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ایوان بالا میں داخل ہوتے ہیں جہاں گورنر جنرل ان سے خطاب کرتا ہے۔ اس ساری کارروائی میں نقیب کے عصا کا ایک مخصوص کردار ہوتا ہے۔ خطرہ تھا کہ مرمت شدہ چھڑی کہیں زور سے ٹھوکر لگاتے ہوئے اپنے جوڑ سے دوبارہ نہ ٹوٹ جائے لیکن خیر گزری اور کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

اس روایت کی ابتداء ۱۶۴۲ء میں ہوئی جب شہنشاہ چارلس اول نے برطانوی ہاؤس آف کامنز پر مسلح چھاپہ مارا تھا اور کئی ممبران پارلیمنٹ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی۔ تب سے یہ برطانیہ (اور دیگر سترہ ممالک میں جو آج بھی ملکہ برطانیہ کو اپنا سربراہ تسلیم کرتے ہیں) یہ روایت چلی آتی ہے کہ ملکہ یا ان کا کوئی نمائندہ اجلاس کے دوران ایوان زیریں میں داخل نہیں ہوتے۔ برطانوی قوم اپنی روایات کی کتنی پاسبان ہے یہ اس کی ایک عمدہ مثال ہے۔

اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔
(ادارہ)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6.
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

تھکاوٹ کیوں ہوتی ہے؟

بہت سے لوگ تھکاوٹ کی شکائت کرتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ دو، دو ہفتے تک تھکاوٹ کے آثار محسوس ہوتے ہیں۔ یہ نیند کی کمی سے لے کر شدید بیماری تک کی وجہ میں سے کسی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس پر توجہ ضروری ہے۔ اس کی بعض وجوہات درج ذیل ہیں۔

نیند کی کمی

بعض افراد اپنی مصروفیات کی وجہ سے پوری نیند نہیں لے سکتے اور اس طرح تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عام آدمی کے لئے سات تا نو گھنٹے کی نیند روزانہ ضروری ہے۔ اگر نیند پوری نہ ہو تو انسان MICRO-SLEEP کے ذریعہ یہ کمی پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں ایک سے دس سیکنڈ تک دماغ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود نیند میں چلا جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک طریق ہے اور خاص طور پر ڈرائیورز کے لئے بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔

اگر کسی دن نیند کم لی ہو تو اگلے روز جلد سونے کی کوشش کرنی چاہئے یا کم از کم ہفتہ وار تعطیل پر یہ کمی ضرور پوری کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ کام کے بعد ۲۰ تا ۴۰ منٹ کا قیلولہ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

بعض لوگ بستر پر لیٹنے کے بعد بھی نیند نہ آنے کی شکایت کرتے ہیں اگر لیٹنے کے بیس منٹ بعد تک نیند نہ آئے تو اٹھ کر ٹی وی دیکھیں یا مطالعہ کریں حتی کہ نیند آنا شروع ہو جائے۔ اگر پھر بھی نیند نہ آئے تو ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔

فولاد کی کمی

بعض دفعہ خون میں فولاد کی کمی سے بھی تھکاوٹ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے اور خواہ مخواہ فولاد کی گولیاں نہیں پھانکنی چاہئیں کیونکہ خون میں فولاد کی زیادتی سے بھی تھکاوٹ کی شکایت ہوتی ہے۔

غم کا رد عمل

کسی حادثہ یا خاندان میں کسی کی وفات یا کسی اور صدمہ کے پہنچنے سے انسان سست محسوس کرنے لگتا ہے۔ ماہرین کے نزدیک عام طور پر لوگ اس رد عمل سے ایک سال کے اندر نکل آتے ہیں لیکن بعض افراد میں یہ مسئلہ تین سال تک چلتا رہتا ہے۔

SLEEP APNEA

بعض افراد میں، خصوصاً ادھیڑ عمر کے موٹے افراد میں سانس کی نالی میں سوتے وقت رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے انسان زوردار خراٹے لیتا ہے اور پھر آکسیجن کی کمی کے نتیجہ میں بیدار ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بیداری ایک رات میں سو دفعہ تک ہو جاتی ہے۔ اس طرح نیند پوری نہ ہونے سے تھکاوٹ کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

اب اس کا علاج ممکن ہے۔ معمولی کیسز میں تو پہلو کے بل لیٹنے سے اور وزن کم کرنے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے لیکن زیادہ شدید صورت میں ایسے اوزار ملتے ہیں جو زبان کو حلق سے دور رکھتے ہیں اور اس طرح سانس کی نالی میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ ایسے ماسک بھی ملتے ہیں جو ہوا کو قوت کے ساتھ اندر دھکیلتے ہیں۔ کبھی کبھار آپریشن کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے۔

ڈپریشن

آجکل یہ بیماری اتنی عام ہے کہ اسے ذہنی بیماریوں کا نزلہ کہا جاسکتا ہے۔ بعض ماہرین کے خیال میں دماغ میں موجود کیمیکلز مثلاً Serotonium اور Norepinephrim کا توازن بگڑ جانے سے ڈپریشن ہوتا ہے یا ذہنی تناؤ سے یا صدمہ وغیرہ سے ڈپریشن ہو جاتا ہے۔

اگر ڈپریشن کسی بیماری کے نتیجہ میں ہو تو صبح بیداری کے بعد طبیعت نسبتاً ہشاش بشاش ہوتی ہے اور پھر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ خراب ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اگر بیماری کی بجائے کسی صدمہ یا تناؤ وغیرہ کا نتیجہ ہو تو اس صورت میں صبح بیداری کے ساتھ ہی ڈپریشن ہوتا ہے اور دن میں وقتاً فوقتاً اس کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔

اس کا شکار لوگ کام سے جی چراتے ہیں۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے، توجہ باقی نہیں رہتی وغیرہ۔ اس کا علاج سائیکوتھراپی سے بھی ممکن ہے اور ادویات سے بھی لیکن ادویات کا منفی اثر انسان پر غنودگی کی صورت میں ہوتا ہے۔

THYROID کا عدم توازن

انسان کی گردن میں واقع ایک غدود تھائیرائیڈ ہارمون پیدا کرتا ہے جو جسم کے کام کی رفتار کو کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ ہارمون ضرورت سے کم مقدار میں بن رہا ہو تو انسان سست ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن آہستہ، وزن زیادہ، جلد خشک، آواز بھاری اور بال کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس حالت کو HYPO THYROIDISM کہتے ہیں۔ خواتین میں پچاس سال کی عمر کے بعد اس کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اگر یہ ہارمون ضرورت سے زیادہ خارج ہو رہا ہو تو اس حالت کو HYPER THYROIDISM کہتے ہیں۔ اس میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ عضلات کمزور اور انسان کی حرکات میں تیزی آ جاتی ہے۔

یہ دونوں بیماریاں قابل علاج ہیں۔

CHRONIC FATIGUE سنڈروم

اس بیماری میں تھکاوٹ تقریباً معذوری کی حد تک بڑھ جاتی ہے۔ انسان کوئی کام نہیں کر سکتا اور بعض اوقات چھ ماہ تک اس کا اثر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسری علامات میں عضلات میں درد، گلا خراب، غدودوں میں سوجن، سر درد اور یاد داشت پر اثر شامل ہے۔

اس بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ بعض کے خیال میں کوئی وائرس، ذہنی تناؤ یا صدمہ جسم کے دفاعی نظام کو فعال کر دیتا ہے اور پھر یہ دفاعی نظام اپنے معمول کے طریق پر پوری طرح نہیں لوٹتا جس کے نتیجہ میں تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔

اس کا کوئی ٹیسٹ نہیں۔ جب ڈاکٹرز باقی وجوہات نہ دیکھتے ہوں تو پھر یہ وجہ بیان کرتے ہیں۔ ادویات اور ورزش سے علاج ممکن ہے۔

POST FLU ENNUI

جسم میں انفیکشن کی صورت میں جسم کا دفاعی نظام بعض قسم کی پروٹینز CYTO KINES بنتی ہیں جن کی وجہ سے خون کے سفید خلیات جسم پر حملہ آور جراثیم کو ختم کرتے ہیں لیکن یہی پروٹینز جسم میں تھکاوٹ بھی پیدا کرتی ہیں اس لئے بیماری کے بعد فوراً معمول کی زندگی شروع کرنے کی بجائے خوب آرام کرنا چاہئے تاکہ جسم مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے ورنہ تھکاوٹ کا حملہ بار بار ہوتا رہنے کا امکان ہے۔

(ماخوذ از ریڈرز ڈائجسٹ مارچ ۹۶ء۔ مرسلہ خلافت لائبریری ربوہ)

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۶ء کے موقعہ پر ۲۹ جولائی کو بعد نماز ظہر و عصر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ مسنونہ کے بعد حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

۱۔ عزیزہ Fatiha Wuzheng بنت مکرم WuzengGui (Noor Muhammad) آف بیجنگ چین کا نکاح ہمراہ عزیزم میر ظفراللہ خان صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم میر عبداللہ خان صاحب طے پایا (اس نکاح میں لڑکی کی طرف سے ولایت کے فرائض خود حضور انور ایدہ اللہ نے انجام دیئے)۔

۲۔ عزیزہ امۃ السلام منصورہ حیدر بنت مکرم مقصود حیدر صاحب مرحوم لندن کا نکاح ہمراہ عزیزم میجر منیب احمد ابن مکرم میجر منیر احمد شہید لاہور طے پایا (اس نکاح میں بھی لڑکی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ نے ولایت کے فرائض انجام دیئے جبکہ لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم کرنل محمد طیب صاحب تھے)۔

۳۔ عزیزہ امۃ النور عائشہ احمد بنت مکرم عبدالرزاق احمد صاحب کانو نائیجیریا کا نکاح ہمراہ عزیزم ڈاکٹر انعام الحق صاحب ابن مکرم محبوب احمد ملک صاحب دوالمیال طے پایا۔ اس نکاح میں لڑکی کی طرف سے وکیل مکرم محمد سلیم ظفر صاحب اسلام آباد یوکے اور لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم اشفاق احمد ملک صاحب اسلام آباد یوکے تھے۔

۴۔ عزیزہ سعدیہ خان بنت مکرم ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی ربوہ کا نکاح ہمراہ ندیم الحق ابن مکرم مظہر الحق صاحب ورجینیا امریکہ طے پایا۔

۵۔ عزیزہ نصیرہ رملہ بنت مکرم رئیس عبداللہ ڈاہری صاحب مرحوم سندھ کا نکاح ہمراہ عزیزم سید عقیل شاہد ابن مکرم سید عاشق حسین صاحب ساؤتھ آل لندن طے پایا۔ اس نکاح میں لڑکی کی طرف سے ولی کے فرائض ان کے بھائی فاتح احمد ڈاہری صاحب نے انجام دیئے۔

۶۔ عزیزہ مبارکہ ندرت ساہی بنت مکرم چوہدری مبارک احمد ساہی صاحب اسلام آباد یوکے کا نکاح ہمراہ عزیزم شعیب عبداللہ باجوہ جرمنی ابن مکرم چوہدری مبارک احمد باجوہ صاحب واتہ زیدکا سیالکوٹ طے پایا۔ اس موقعہ پر لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم خلیل احمد صاحب باجوہ (لندن) تھے۔

۷۔ عزیزہ طیبہ مبارک ساہی بنت مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ساہی کا نکاح ہمراہ عزیزم اسد محمود بھلی ابن مکرم چوہدری محمود احمد بھلی صاحب چک ۹۸ سرگودھا سے طے پایا۔ اس موقعہ پر لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم خلیل احمد صاحب باجوہ (لندن) تھے۔

۸۔ عزیزہ عطیۃ السلام نبیلہ قریشی بنت مکرم محمد اسلم قریشی صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزم احمد نعمان قریشی ابن مکرم شاہد احمد قریشی صاحب طے پایا۔ اس موقع پر لڑکی کی طرف سے ولی ان کے بھائی مکرم محمد نصیر قریشی صاحب تھے جبکہ لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم ھادی علی چوہدری صاحب تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے نکاحوں کے اعلان کے وقت ہر ایک کا مناسب حال مختصر تعارف بھی کروایا اور آخر پر ان سب نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرماویں۔

☆ مضامین کی گائیڈ (Subject Guide) جس سے بآسانی پتہ چل سکے کہ کون سا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔

☆ ادارہ جات کے بارہ میں معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں ہوں۔

☆ فنانشل ایڈ کے بارہ میں معلومات، تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

(نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

روزنامہ "الفضل" یکم جون کی رپورٹ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ۳۰ویں سالانہ تربیتی کلاس ۷ تا ۲۲ مئی ۹۶ء منعقد ہوئی جس میں ۲۰۸ مجالس کے ۶۳۶ خدام شامل ہوئے۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۳ جون کے مطابق پنجاب یونیورسٹی ویمن سپورٹس کمیٹی کے تحت لاہور میں منعقدہ ۹۶ء کے اتھلیٹکس کے سالانہ مقابلہ جات میں محترمہ طاہرہ تبسم صاحبہ پانچ مقابلہ جات میں اول آنے پر بہترین اتھلیٹ قرار دی گئیں۔ جامعہ نصرت بحیثیت مجموعی تمام کالجز میں اول رہا۔

★★اسی شمارہ میں محترمہ ریحانہ نصیر صاحبہ کو کوئین میری کالج میں بی۔ایس۔سی میں اول آنے پر طلائی تمغہ ملنے کی خبر بھی شائع ہوئی ہے۔

★★روزنامہ "الفضل" ۸ جون کی ایک خبر کے مطابق عزیزہ قرۃ العین بنت محترم راجہ شفیق احمد صاحب آف جہلم، مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں راولپنڈی ڈویژن کی طالبات میں اول آئی ہیں۔

★★ "الفضل" ۱۰ جون میں محترم نعیم احمد ناصر صاحب کے بلوچستان یونیورسٹی میں M.A انگریزی میں سوئم آنے کی خبر شائع ہوئی ہے۔

★★اسی شمارہ کے مطابق محترم علی یاسر صاحب پنجاب اتھلیٹکس چیمپئن شپ ۹۶ء میں ۱۰۰ میٹر دوڑ میں پنجاب میں اول رہے ہیں۔

★★روزنامہ "الفضل" ۱۳ جون میں محترمہ صائمہ بشریٰ صاحبہ کے MBBS کے پہلے پروفیشنل میں کراچی کے تمام میڈیکل کالجوں میں اول آنے کی خبر شائع ہوئی ہے۔

★★روزنامہ "الفضل" ۱۸ جون کے شمارہ کے مطابق نیشنل گیمز ۹۶ء میں عزیزم طارق اعظم نے ویٹ لفٹنگ میں طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

★★ ۱۹ جون کے روزنامہ "الفضل" کے مطابق عزیز محمد لطیف قیصر نے آل پاکستان انٹر کالجئیٹ سوئمنگ مقابلہ جات میں ۱۰۰ میٹر بٹرفلائی میں دوسری اور آل پاکستان انٹر یونیورسٹی کے مقابلہ جات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ ۲۵ ستمبر ۵۹ء کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ لڑکپن میں ہی اپنے خسر حضرت سید محمود شاہ صاحبؓ کے پاس آگئے تھے جو فتحپور کے پہلے احمدی تھے اور ۹۴-۱۸۹۳ء میں احمدی ہوئے تھے۔ ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیانی عرصہ میں آپؓ بھی احمدی ہوگئے اور اپنے خسر کی وفات کے بعد لمبا عرصہ مقامی جماعت کے صدر اور امام الصلوۃ رہے۔

۱۹۲۳ء میں حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی بغرض تبلیغ فتحپور تشریف لائے تو شدید بیمار ہوگئے۔ صحتیاب ہونے کے بعد انہوں نے حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ اور انکی اہلیہ کی تیمارداری سے متاثر ہوکر کہا کہ میں آپ کے لئے خاص دعا کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحبؓ اور آپکی اہلیہ نے اولاد نرینہ کی خواہش کی چنانچہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے آپکو دو فرزند عطا کئے۔ ۱۹۱۱ء میں جب آپؓ فوج میں تھے تو آپکے خیمہ کے سامنے ایک توپ کا گولہ پھٹ جانے سے کئی افراد ہلاک اور زخمی ہوگئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکو اور خیمہ کو محفوظ رکھا۔ آپکے ساتھی حیران ہوئے تو آپ نے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کے متعلق بتایا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ چنانچہ آپکے ایک افسر تحقیق و تسلی کے بعد احمدی ہوگئے۔ طاعون کے زمانہ میں بھی آپ انبالہ میں مقیم تھے آپ نے اعلان کیا کہ خدا آپکو اس مرض سے محفوظ رکھے گا چنانچہ آپکے رسالہ کے کئی افراد اس دوران آپکے خیمہ میں پناہ گزیں رہے اور اللہ کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہے۔ آپکا مختصر ذکر خیر محترم حکیم عبداللطیف صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۲ جون میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) ۱۵ اگست ۱۹۰۹ء کو گورنہ پٹھاناں ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ لالیاں سے مڈل کرکے اپنے ننھیال بیرانوالہ ضلع حافظ آباد چلے آئے جہاں ایک احمدی حضرت میاں محمد مراد صاحب کی دکان پر بیٹھنے لگے اور وہیں جماعتی اخبارات و رسائل پڑھنے کا بھی موقع ملا لیکن مسلمانوں کی جہالت اور ابتر حالت کی وجہ سے اسلام کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ ۲۴ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت میاں مراد صاحب کے ساتھ ایک شخص اللہ جوایا بھی قادیان گیا جس نے واپس آکر قادیان کے بارے میں کہنا شروع کیا کہ وہاں ٹھگ بازی کے سوا کچھ نہیں۔ ایک دن علیحدگی میں لالہ سوداگر مل نے اسے کہا کہ اگر قادیان میں ٹھگ بازی ہی ہوتی تو پھر میاں مراد صاحب بھی ٹھگ ہوتے اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر آپ نے قسم دی تو اس نے بتایا کہ اگر دنیا میں کہیں دین ہے تو وہ قادیان میں ہے اور دیانت اور محبت کا بھی عجیب عالم ہے۔ یہ سن کر آپ کو قادیان کی سیر کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ میاں مراد صاحب کے ہمراہ قادیان گئے جہاں کچھ روز تحقیق کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر احمدیت قبول کرلی۔ حضورؓ نے عبدالقادر نام رکھا۔ آپکے عزیز پیچھا کرتے ہوئے قادیان پہنچے لیکن آپ نے واپس جانے سے انکار کردیا اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ اگر آپ ان سے ملنے گاؤں جاتے تو آپ کو ورغلایا جاتا اور چھوت چھات والا سلوک کیا جاتا لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ ۳۱ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور پھر تبلیغ کے سلسلہ میں کئی جگہوں پر متعین رہے۔ ۳۹ء میں میٹرک اور ۴۰ء میں F.A. بھی کر لیا۔ آپ کی دو تصانیف ہیں جو بہت مقبول ہوئیں یعنی "سیرت سید الانبیاء" اور "حیات طیبہ"۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپکا رشتہ ایک نو مسلم حضرت شیخ عبدالرب صاحب کی بیٹی سے تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ ۱۸ نومبر ۶۲ء کو آپکی وفات ہوئی محترم عبدالحمید چودھری صاحب نے آپکا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۲۰ جون میں کیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

جہلم کے ایک احمدی پروفیسر محترم منور احمد ملک صاحب (جو شمسی توانائی پر تحقیقی کام کر رہے ہیں) نے چھت کے لئے ایک انچ موٹی ایسی ٹائل ایجاد کی ہے جو کمرے کے درجہ حرارت کو ۳۵ ڈگری سے بڑھنے نہیں دے گی۔ جبکہ عام حالات میں یہ درجہ حرارت ۵۰ سے ۷۰ ڈگری تک ہوتا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ۲۲ جون میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق اس ٹائل کے استعمال سے سردیوں میں کمرہ گرم رکھنا بھی آسان ہوگا۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے ذکر میں محترم ملک محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا صاحب کو ریاست چمبہ میں مقرر کیا گیا جہاں کا ہندو راجہ مرگیا تھا اور اس کا نابالغ بیٹا ایک انگریز کی سرپرستی میں دیدیا گیا تھا۔ ریاست کا دیوان یعنی وزیر اعلیٰ ہندو تھا جس نے پولیٹیکل سٹیٹ آفس لاہور میں رپورٹ دی کہ مولوی صاحب ریاستی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں اسلئے انکی گرفتاری کی اجازت دی جائے۔ چند ماہ بعد مضمون نگار کے چمبہ میں متعین ہونے پر بھی ایسی ہی شکایات کی گئیں جن کا علم ہونے پر حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کو لاہور بھجوایا۔ چنانچہ حکام کو صحیح صورتحال کا علم ہوا اور ان شکایات پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ لیکن دوسری طرف کچھ ہی عرصہ بعد شدید بدعنوانیوں کی وجہ سے اس متعصب و معاند ہندو وزیر اعلیٰ کو ریاست بدری کی سزا ہوگئی اور یوں وہ ذلیل و خوار ہوا۔

— ★ ★ ★ —

بقیہ: مختصرات

بدھ، جمعرات۔ ۷ اور ۸ اگست ۱۹۹۶ء.

حسب پروگرام ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی دو کلاسز منعقد ہوئیں جن کے نمبرز علی الترتیب ۱۷۱ اور ۱۷۲ تھے۔

جمعۃ المبارک، ۹ اگست ۱۹۹۶ء.۔

آج اردو دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں پانچ مختلف ممالک کے احباب نے شمولیت کی۔ حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے.

☆ درود شریف میں "کماصلیت" اور "کمابارکت" کے الفاظ آتے ہیں "کما" کے لفظ سے کیا یہ مراد ہے کہ جتنی برکات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئیں اسی قدر برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نازل ہوں۔ نیز اس بات کی کیا وضاحت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک فرد کو ہی نبوت کا منصب حاصل ہوا ہے۔

☆ "تعاونوا علی البروالتقویٰ" کے سلسلہ میں حضور انور کے خطبات جمعہ کے حوالہ سے یہ سوال کہ جو مسلمان راہنما نیکی کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیا وہ بھی گمراہ ہونے والے لوگوں کے ساتھ اسی طرح سزا پائیں گے؟

☆ حدیث نبوی میں آتا ہے کہ سچا خواب دیکھنے پر اسے بیان کرنا چاہئے اور برا خواب دیکھنے پر اس کا ذکر نہ کیا جائے۔ اس کی کیا تشریح ہے؟

☆ بینکوں کا سارا کاروبار سود پر مبنی ہوتا ہے۔ غیر احمدیوں کا کہنا ہے کہ اس وجہ سے بینک میں نوکری کرنا بالکل ناجائز ہے۔ اس پر حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ نئی ایلوپیتھی ادویات کی دریافت کے دوران عموماً ان کے اثرات کا تجربہ جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ کیا ہومیو پیتھی میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر ہومیو پیتھی ادویات کا Trial کیسے ہوتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ایم ٹی اے کے پروگرام ساری دنیا میں پہلے سے بہت واضح اور صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ البتہ کبھی کبھار کراچی یا کسی اور جگہ سے معمولی خرابی کی اطلاع ملتی ہے۔ لیکن اکثر سنا گیا ہے کہ لاہور میں ایم ٹی اے کے پروگرام صاف دکھائی نہیں دیتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایم ٹی اے اپنے پروگراموں کے سلسلہ میں Selective ہے؟

☆ آیت استخلاف کے حوالہ سے یہ سوال کہ "کما استخلف الذین من قبلکم" سے کون لوگ مراد ہیں؟

☆ مغربی طاقتیں چھوٹے اور ترقی پذیر ملکوں کو امن کے نام پر اپنے ساتھ ملاتی ہیں۔ کیا جب خدا کی پکڑ آئے گی تو وہ دونوں اس میں برابر کے شریک ہونگے۔

☆ قرآن مجید میں لحم خنزیر کی حرمت کا ذکر ہے جبکہ یہود کے لئے حرمت کے مسائل میں چربی کی بھی تخصیص کی گئی ہے۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ کشمیر میں عصائے موسیٰ اور سنگ موسیٰ کا ذکر وہاں کی کتابوں میں ملتا ہے کیا ان امور کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے؟ اس پر تبصرہ!

☆ کیا ہومیو پیتھی ادویہ بھی کبھی کسی وجہ سے مارکیٹ سے Withdraw (یعنی واپس) لی جاتی ہیں؟

☆ کیا حضور انور نے بھی کوئی نئی ہومیو پیتھی دوا ایجاد یا دریافت کی ہے؟

☆ یوگنڈا میں Aids کے نتیجہ میں کثرت سے ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں کے لوگوں میں اس سلسلہ میں کوئی خوف نہیں پایا جاتا۔ اس پر تبصرہ۔

☆ حضور انور نے ایک درس القرآن میں بیان فرمایا تھا کہ جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے تک کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کیا دیگر انبیاء بھی دوسری روحوں کے ساتھ ابھی تک عالم برزخ میں ہیں؟

☆ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کو دوسروں سے بیان نہ کرے اس طرح وہ اس بری خواب کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس بارہ میں وضاحت؟

(ع - م - ر)

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

26/08/1996 - 04/09/1996

Monday 26th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran (R)
01.00	Concluding Address - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Jalsa Salana Germany 1996
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Sariaky Programme
08.00	A Letter From London by Ameer Sahib
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on "Seerat-un-Nabi"(saw) by Hafiz Muzaffar Ahmad
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	M.T.A. Sports -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV -(R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 27th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports -
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon 24.3.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
15.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 2
15.30	A Talk with a New Convert - Mirza Rizwan Ahmad Baig Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel, Spaß , & Spannung - Fun, Games and Suspence 2) Lerne deine Religion Kenn - Islamic Stories
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 28th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 2
02.30	A Talk with a New Convert - Mirza Rizwan Ahmad Baig Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 5
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora - Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Salad"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Thursday 29th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 5 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Progamme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Salad"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Seerat Hadhrat Masih Maood (as) by Maulvi Mohammed Hussain - Part I
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -(N)
15.00	Quiz Prog - On Islami Usul ki Philosophy
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 5 - 24.1.94
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Moshaira Jalsa Salana UK 95- Part 2
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

Friday 30th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - On Islami Usul ki Philosophy
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 5 - 24.1.94(R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Moshaira Jalsa Salana UK 95 - Part 2
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	Speech "Islamic Teachings on Married Life" by A Shakur Aslam - J/S Germany
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)

Saturday 31st August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Speech "Islamic Teachings on Married Life" by A Shakur Aslam - J/S Germany 1996
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb-
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.11.91 - London Mosque UK
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Sunday 1st September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.12.93
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.30	Learning Norwegian

Monday 2nd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Siraiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw): Written by Hadhrat Musleh Maud(as) by Fareed Ahmad
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - (R)
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	MTA Sports -
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit. "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV-(R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 3rd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Friday Sermon 7.4.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	Medical Matters :Teeth and Gum Diseases - Part 3
15:30	Conversation with a new convert - Mukkarum Abdul Rauf Sahib (Rathor)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 4th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 3 (R)
02.30	Conversation with a new convert - Mukkarum Abdul Rauf Sahib (Rathor) (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 6
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Biryani"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, August 23, 1996 No. 34

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

’’جہنم کی طرف دوڑ لگانے‘‘ کا ملک گیر ٹورنامنٹ

ماہنامہ ’’تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان‘‘ لاہور (مئی ۱۹۹۶ء) میں محمد اقبال صاحب لاہور کا حسب ذیل مکتوب شائع ہوا ہے:

ورلڈ کپ ۱۹۹۶ء کے سلسلے میں بنایا گیا گیت تقریباً ایک ماہ قبل روزانہ کئی بار پاکستان ٹیلی ویژن پر ’’ہم تو جیتیں گے‘‘ کے عنوان سے ایک خوبصورت انداز میں پیش کیا جاتا رہا۔ اس گیت نے پاکستانی عوام میں خوب گرمجوشی اور جذباتیت پیدا کی لیکن کوارٹر فائنل میں قومی ٹیم کے ہارتے ہی یہ گیت ختم کر دیا گیا۔ اس لئے کہ قومی ٹیم کے کردار اور اس گیت میں مطابقت پیدا نہ ہو سکی۔

اگر ہم ملکی ماحول کا جائزہ لیں تو ہمیں اسی قسم کے بے شمار ’’گیت‘‘ چاروں طرف اپنی ’’بہار‘‘ دکھاتے دکھائی دیں گے۔ محض چند مثالیں ہی پیش کرتا ہوں:

☆ ہمارے ہاں تقریباً ہر فرد راتوں رات امیر ہونا چاہتا ہے۔ اور اس باب میں وہ ہر قسم کے اصولوں کی دھجیاں بکھیر کر اپنے عمل سے گویا یہ اعلان کر رہا ہے کہ مادہ پرستی کے میدان میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ نوجوان طبقے کی اکثریت فیشن، آوارگی، بے راہ روی اور دیگر خرافات میں مبتلا ہے۔ اس طرح وہ یہ بتا رہے ہیں کہ اس میدان میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ ہماری پولیس کا مجموعی کردار حرام خوری اور لاقانونیت کو ہوا دینے کا عکاس ہے۔ گویا پولیس کہہ رہی ہے کہ حرام خوری اور لاقانونیت میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ دوکانداروں اور تاجروں کی اکثریت اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہی ہے کہ بددیانتی، چوربازاری، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ اکثر عورتیں عریانی، فحاشی اور بے حیائی کی نذر ہو گئی ہیں اور انہوں نے اپنا یہ ماٹو بنالیا ہے کہ عریانی، فحاشی اور بے پردگی میں ’’ہم جیتیں گی‘‘!

☆ منشیات فروش اپنے عمل سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ منشیات کے پھیلاؤ میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ طالب علم اور استاد اپنے کردار سے اس عزم کا اظہار کر رہے ہیں کہ میرٹ کی دھجیاں اڑانے اور نقل کے فروغ میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

☆ ناقص ادویات بنانے اور بیچنے والے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ لوگوں کو موت کا راستہ دکھانے میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!

یہ تو صرف چند مثالیں ہیں، ورنہ ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد کی اکثریت اپنے عمل سے یہی ظاہر کر رہی ہے کہ اپنے دائرہ کار اور شعبے میں بدی کو پھیلانے اور اس کے نتیجہ میں جہنم کی طرف دوڑ لگانے میں ’’ہم جیتیں گے‘‘!۔ آخر ہر شخص کیوں یہ اعلان نہیں کرتا کہ اچھائیوں اور نیکیوں کو اپنے دائرہ کار اور شعبے میں فروغ دینے میں ’’ہم جیتیں گے‘‘! (صفحہ ۲۱)

’’آشوب وطن‘‘

جناب علی ناصری صاحب کی ایک پردرد نظم جو ہفت روزہ ’’تنظیم اہل حدیث‘‘ لاہور (۲۸ جون ۱۹۹۶ء) صفحہ ۲۲ میں شائع ہوئی:

کہوں کیا دور حاضر کی کہانی
خفا ہیں مجھ سے الفاظ و معانی
شعور و آگہی بھی دم بخود ہے
خرد کی بھی زباں ہے بے زبانی
قلم ناطاقتی سے سرنگوں ہے
ہوئی مفقود اس کی بھی روانی
ہوئی ہے منقلب حالت وطن کی
کہیں قائم نہیں صورت پرانی
نہ ہم آہنگی فکر و عمل ہے
نہ ہمدردی نہ باہم ہم زبانی
نہ کوئی مرکزیت کا تصور
نہ قومیت کی ہے کوئی نشانی
صحافت آستاں بوسی سراسر
سیاست ہے سراپا ’’لن ترانی‘‘
نہ راہی میں وہ شوق رہ نوردی
نہ رہبر میں خلوص دلستانی
نہ شاعر میں ہے سوز و دردمندی
نہ واعظ میں جنون حق بیانی
غلام نفس امارہ ہے ہر شخص
ہوس کی ہر طرف ہے حکمرانی
یہاں معدوم ہے قرآن فہمی
مگر زوروں پہ ہے قرآن خوانی
غریبی ہے فقط اندوہ گیری
امیری ہے نشاط و شادمانی
ہوس کی گرم بازاری تجارت
بشر ارزاں، پہ اشیاء میں گرانی
زہے گندم نمائی جو فروشی
سر خدمت گزاری، حکمرانی
عدالت مرکز قانوں فروشی
دفاتر محور رشوت ستانی
فقیہان سیاست کا تفقہ
کہے قاتل کو بھی خلد آشیانی
ملاوٹ کونسی شے میں نہیں ہے
یہ بیماری ہے ملت میں پرانی
بنی ہے شیر خواری اشک شوئی
تھنوں سے بھینس کے بہتا ہے پانی
سکون قلب عنقا ہو گیا ہے
عذاب جاں ہوئی ہے سخت جانی
حذر اے چیرہ دستان ترش خو
نہ بلواؤ بلائے ناگہانی

مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر (مبلغ سلسلہ) وفات پاگئے

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مبلغ اسلام مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ۱۲ اگست ۱۹۹۶ء کو غرناطہ ہسپتال میں رات گیارہ بج کر بیس منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۳ اگست کو مسجد بشارت پیدروآباد (سپین) میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۷ سال تھی۔

مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو بنگہ پوسی ضلع ہوشیارپور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ مڈل کا امتحان فیض اللہ چک سے پاس کیا اور میٹرک قادیان میں کیا۔ اس کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی اور پھر تادم آخر نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ اپنے اس عہد وقف زندگی کو نبھایا۔ ۲۴ جون ۱۹۴۶ء کو آپ بطور مبلغ سپین میں وارد ہوئے اور یوں تقریباً ۵۰ سال تک سپین میں پیغام اسلام کی اشاعت میں مصروف رہے۔ اس دوران آپ کو نہایت سخت اور مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہر تنگی و ترشی کو خدا کی خاطر بڑے حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا اور دعوت الی اللہ کے کام کو جاری رکھا۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا بلکہ تبلیغ آپ کی روح کی غذا تھی۔

محترم مولوی صاحب مرحوم مارچ ۱۹۸۸ء میں بطور مبلغ پرتگال تشریف لے گئے اور وہاں جماعت کی رجسٹریشن کروائی اور تبلیغی مرکز قائم کیا۔ کچھ عرصہ سے آپ مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے تھے چنانچہ بعد از ریٹائرمنٹ جنوری ۹۶ء میں آپ سپین واپس تشریف لائے۔ آپ بہت ہی محبت کرنے والے ہمدرد، ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ اگست کے خطبہ جمعہ میں آپ کا محبت بھرا ذکر فرمایا اور تبلیغ اسلام کے لئے آپ کے جذبہ اور تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کی تحریک کی اور دنیا بھر میں جماعتوں کو انکی نماز جنازہ غائب پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور ایدہ للہ نے نماز جمعہ کے بعد مولوی صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ اور تین بیٹے مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب، مکرم فضل الٰہی قمر صاحب اور مکرم احسان الٰہی بشیر صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ رضیہ تسنیم صاحبہ، محترمہ شاہدہ بیگم طاہرہ صاحبہ اور محترمہ مبارکہ امۃ الکریم صاحبہ ہیں۔ ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین الفضل کی طرف سے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے ان سب کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جماعت کو ایسے متقی، مخلص، وفادار مبلغین اور داعیان الی اللہ عطا فرماتا چلا جائے۔

پاکستان عذاب کی زد میں

امان اللہ خان مدیر ماہنامہ ’’آتش‘‘ لاہور نے اہل پاکستان کو انتباہ کیا ہے کہ وہ عذاب کی زد میں ہیں اور تباہی ہمارا مقدر نظر آرہی ہے۔ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے کتنے عذاب ہم پر آچکے ہیں۔ بے پردگی عام ہے۔ گھر گھر فحاشی اور عریانی کا چرچا ہے۔ عذاب پر عذاب آرہا ہے۔ ڈش انٹینا کا عذاب آیا ہے لیکن کسی کو عذاب سمجھنے کی فرصت ہی نہیں۔ نہ جانے ہم اللہ کے اور کس عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ ملک میں رشوت ستانی اور حرام خوری عام ہے۔ دینداروں کی شکل میں بھی کچھ لوگ عوام کو مزید گروہ بندیوں میں بانٹ رہے ہیں۔ ہر آدمی اپنی مسجد الگ بنانے کے فکر میں ہے۔ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے، حرام کو حرام نہیں سمجھتے، برائی کو برائی نہیں سمجھتے، موت کا خوف نہیں کہ اللہ کو منہ دکھانا ہے اور قبر کے حساب کتاب کا کسی کو ڈر نہیں۔ صرف دنیا ہی کمائی ہے۔ دنیاوی تعلیم کے لئے اپنی اولاد کو رات دن محنت کروانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اسے سمجھنے کی کسی کو فرصت نہیں، قرآن ایک عملی زندگی کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ اور ہم اسے اوراد اور وظائف کی حد تک محدود کئے ہوئے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ زندگی ہمارے سامنے ہے، جب کہ اس سے ہٹ کر خود ساختہ طریقوں اور زیادہ ثواب کمانے کے طریقوں میں پڑے اصل راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اگر اب بھی نہ جاگے تو تباہی ہمارا مقدر ہوگی‘‘

(ماہنامہ آتش لاہور مئی ۱۹۹۶ء صـ ۲۸)

اے کاش پاکستان کے محب وطن اور دانشور اور اہل بصیرت ٹھنڈے دل سے یہ غور فرماسکیں کہ اگر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ فی الحقیقت ’’ختم نبوت‘‘ کے تحفظ کا شاہکار تھا تو اہل پاکستان مسلسل بائیس سال سے رب ذوالجلال کے قہر و غضب کا نشان کیوں بنے ہوئے ہیں؟۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد